الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۲ جمعۃ المبارک ۱۵ ستمبر ۱۹۹۵ء شمارہ ۳۷

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقعہ نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو

ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھ پر بڑا قرض ہے، دعا کیجئے۔ فرمایا "توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے"۔

پھر پوچھا "اتنا قرض کس طرح چڑھ گیا؟" اس نے کہا بہت سا حصہ سود ہی ہے۔ فرمایا "بس پھر تو شامت اعمال ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم کو توڑتا ہے اسے سزا ملتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرما دیا کہ اگر سود کے لین دین سے باز نہ آؤ گے تو لڑائی کا اعلان ہے۔ خدا تعالیٰ کی لڑائی یہی ہے کہ ایسے لوگوں پر عذاب بھیجتا ہے۔ پس یہ مفلسی بطور عذاب اور اپنے کئے کا پھل ہے"۔

اس شخص نے عرض کیا کہ یں مجبوری سے سودی قرضہ لیا جاتا ہے۔ فرمایا "جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کا کوئی سبب پردہ غیب سے بنا دیتا ہے۔ افسوس کہ لوگ اس راز کو نہیں سمجھتے کہ متقی کے لئے خدا تعالیٰ کبھی ایسا موقعہ نہیں بناتا کہ وہ سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو۔ یاد رکھیں جیسے اور گناہ ہیں مثلاً زنا، چوری ایسے ہی یہ سود دینا اور لینا ہے۔ کس قدر نقصان دہ بات ہے کہ مال بھی گیا، حیثیت بھی گئی اور ایمان بھی گیا۔ معمولی زندگی میں ایسا کوئی امر ہی نہیں کہ جس پر اتنا خرچ ہو جو انسان سودی قرضہ لینے پر مجبور ہو مثلاً نکاح ہے اس میں کوئی خرچ نہیں۔ طرفین نے قبول کیا اور نکاح ہو گیا۔ بعد ازاں ولیمہ سنت ہے۔ سو اگر اس کی استطاعت بھی نہیں تو یہ بھی معاف ہے۔ انسان اگر کفایت شعاری سے کام لے تو اس کا کوئی بھی نقصان نہیں ہوتا۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی نفسانی خواہشوں اور عارضی خوشیوں کے لئے خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیتے ہیں جو ان کی تباہی کا موجب ہے۔ دیکھو سود کا کس قدر سنگین گناہ ہے۔ کیا ان لوگوں کو معلوم نہیں۔ سور کا کھانا تو بحالت اضطرار جائز رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۷۴﴾ (البقرہ: ۱۷۴)

یعنی جو شخص باغی نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ غفور رحیم ہے۔ مگر سود کے لئے نہیں فرمایا کہ بحالت اضطرار جائز ہے بلکہ اس کے لئے تو ارشاد ہے:

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

نماز کی اہمیت بتانے کے لئے ایک نظام جاری کریں اور اس نظام کی مسلسل نگرانی رکھیں

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۸ ستمبر ۱۹۹۵ء)

جرمنی (۸ ستمبر) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے من ہائم جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو قیام عبادت کی طرف خصوصیت سے توجہ دلائی۔ اس خطبہ کے ساتھ ہی آج یہاں جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۰ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح بھی عمل میں آیا۔

حضور انور نے سورہ بنی اسرائیل کی آیات ۷۹ تا ۸۱ کی روح پرور تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ گزشتہ جلسہ سالانہ یو کے کے بعد سے خصوصیت سے طبیعت میں فکر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس کثرت سے ہمیں انعامات کے پھل نوازے ہیں جن کے نتیجے میں بھوک مٹنے کی بجائے اور بھی بڑھ گئی ہے تو آئندہ ان کو سنبھالنے کی ذمہ داریاں کیسے ادا کریں گے۔

حضور نے فرمایا پھر نئے آنے والوں کی تربیت کر کے اس بات کا اہل بنانا کہ جب اوروں کو دعوت دیں تو ان کی تربیت کی بھی اہلیت رکھیں۔ یہ ایک بہت بڑا اور اہم کام ہے جس کے نتیجے میں ایک دائمی فکر میں غلطان ہو گیا اور خصوصیت سے یہ دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہی اس کے حل کی کوئی راہ دکھائے۔

باقی صفحہ نمبر ۲۱ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر روزانہ ایک گھنٹے کا ایک پروگرام "ملاقات" پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شرکت فرماتے ہیں۔ قارئین الفضل کی سہولت کے لئے مختصرات کے عنوان کے تحت اس کالم میں اس کا اشاریہ دیا جاتا ہے تاکہ وہ جس موضوع میں دلچسپی رکھتے ہیں اس روز کی کیسٹ آڈیو یا ویڈیو حاصل کر کے استفادہ کر سکیں۔

ہفتہ ۲۶ اگست ۱۹۹۵ء۔

حسب معمول سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی اور انہیں مختلف دینی و تربیتی امور کی تعلیم دی۔ بعض بچوں نے نظمیں سنائیں۔

اتوار ۲۷ اگست ۱۹۹۵ء۔

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ سوال و جواب کی نشست ہوئی۔ اس میں جو سوالات کئے گئے ان میں سے بعض یہ تھے۔

☆ مغربی میڈیا میں Homosexuality کو ایک طبعی امر کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے حق میں پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ اس پر حضور کا تبصرہ۔

☆ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً خبر دی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" شروع میں جب مبلغین کے ذریعہ اور دیگر ذرائع سے دور دور کے علاقوں میں احمدیت کے قیام سے یہ پیش گوئی ظاہر ہوئی۔ پھر اب ایم ٹی اے کے ذریعہ اس کا ظہور ایک بالکل نئے رنگ میں ہوا ہے۔ کیا مستقبل میں بھی اس پیش گوئی کے کوئی مزید پہلو بھی ظاہر ہونے والے ہیں؟

☆ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ عورتوں کو ملازمتیں / کاروبار وغیرہ کرنے چاہئیں یا گھروں میں رہنا چاہئے۔ کیا وہ ڈاکٹر، ٹیچر، وکیل وغیرہ بن سکتی ہیں۔ کئی احمدی خواتین ایسی ہیں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں مگر وہ جاب نہیں کرتیں۔ اگر عورتیں کام نہیں کریں گی تو انہیں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کس طرح Motivate کر سکتے ہیں؟

☆ سورج کے طلوع ہوتے اور غروب ہوتے وقت نماز پڑھنا منع ہے تو ہمیں معین طور پر کس طرح پتہ چل سکتا ہے کہ سورج طلوع یا غروب ہو چکا ہے یا ابھی ہو رہا ہے۔

☆ ماریشس میں ہندوؤں میں اور مسلمانوں میں بھی رواج ہے کہ شادی کے دوسرے دن دولہن اور دولہا دونوں دلہن کے والدین کے گھر جاتے ہیں۔ کیا یہ طریق درست ہے اور شادی کے دوسرے دن ہی جانا ضروری ہے؟

☆ اسلام کے دور اول میں خلفائے راشدین مذہبی رہنما بھی تھے اور سیاسی حکمران کے طور پر بھی۔ اس دور میں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا؟

☆ بعض لوگ کہتے ہیں کہ احمدیت نے مسلمانوں کو تقسیم کر دیا ہے؟

☆ جب دنیا کا خاتمہ ہو گا تو پھر دنیا کا کیا ہو گا؟

☆ اس زمانہ میں نئی نئی ایجادات ہو رہی ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ انسان گزشتہ انبیاء وغیرہ کی باتوں کو فضا سے سن کر ریکارڈ کر سکے؟

سوموار۔ منگل، ۲۸۔ ۲۹ اگست ۱۹۹۵ء۔

ان دو دنوں میں حسب معمول حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہومیو پیتھی کی کلاسیں لیں جو بالترتیب کلاس نمبر ۱۰۶ اور ۱۰۷ تھیں۔

بدھ، جمعرات۔ ۳۰، ۳۱ اگست ۱۹۹۵ء۔

ان دو دنوں میں ترجمۃ القرآن کی کلاسیں منعقد ہوئیں۔ جن میں سورہ الانعام کی بعض آیات کا ترجمہ و تشریح بیان ہوئی۔ یہ بالترتیب ترجمۃ القرآن کی ۷۹ اور ۸۰ کلاسیں تھیں۔

جمعۃ المبارک یکم ستمبر ۱۹۹۵ء۔

آج اردو زبان میں سوال و جواب کی عمومی مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں حسب ذیل سوالات کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمائے۔

☆ سورہ انبیاء کی آیت نمبر ۳۵ کو وفات مسیح کے ثبوت کے طور پر کس انداز میں پیش کرنا چاہئے؟

☆ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہداء کو مردہ نہ کہو، وہ اللہ کے ہاں زندہ ہیں لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں۔ کیا طبعی موت پانے والے کسی نیک انسان کی زندگی سے شہداء کی زندگی کوئی مختلف امتیازی حیثیت رکھتی ہے؟

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ

آپ نے فرمایا کل ہی اس فکر میں مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ بات سمجھائی کہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے انہی آیات میں ان فکروں کا حل موجود ہے۔ سب سے اہم بات قیام صلوٰۃ ہے اور یہ قیام صلوٰۃ داعین الی اللہ کے لئے بھی جتنا ضروری ہے اتنا ہی ان کے لئے ضروری ہے کہ نئے آنے والوں کو بھی نماز پر قائم کر دیں اور یہ مہم اگر ساتھ ساتھ جاری نہ رہے تو ان آنے والے پھلوں کو سنبھالنا پھر تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ حضور نے فرمایا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ جماعت میں ابھی نماز با جماعت کے قیام کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ عبادت کے قیام کے بغیر دنیا کا قیام ممکن نہیں۔ ہم نے دنیا کو قائم کرنا ہے اور توحید پر قائم کرنے کے لئے قیام عبادت ایسا لازمہ ہے جیسے اوپر کی منزل کے لئے بنیادوں اور نچلی منزل کی تعمیر لازمہ ہے۔ نماز ہے جو آپ کو بھی اور مجھے بھی قائم کرے گی اور ہمیں اس قابل بنائے گی کہ ہر بڑھتے ہوئے بوجھ کو خوشی سے اٹھائیں اور خدا سے مزید کی توقع رکھتے چلے جائیں۔ ایک احمدی جماعت کا گروہ ایسا وقف رہے جس کا کام محض قیام صلوٰۃ ہو، کسی خوش فہمی پر مبنی رپورٹ پیش نہ کرے بلکہ اعداد و شمار پر مشتمل جن کا باقاعدہ مسلسل وہاں انضباط ہوتا رہے جس کو کاپیوں پر درج کیا جائے اور ہر ذمہ دار کارکن اپنے پاس اس کا ریکارڈ رکھے۔ سب سے بڑی ذمہ داری تذکیر کی یعنی نصیحت کی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کندھوں پر ڈالی گئی۔ آپ نے دن رات اس کو ادا کیا۔ حقیقت میں نصیحت کے ذریعہ تبدیلی دکھانا اور بات ہے اور کامل یقین کے ساتھ اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے نصیحت کرتے چلے جانا اور بات ہے۔ پھر اس کے بعد کسی زبردستی کو دل میں جگہ نہ دینا کیونکہ بلاغ کے بعد پاک تبدیلی یا بندے کا کام ہے یا خدا کا جو اس بندے کو یہ توفیق دے مگر پہنچانے والے کا فرض نہیں ہے کہ زبردستی کسی کو نیک بنا دے اور نہ زبردستی کوئی انسان کسی کو نیک بنا سکتا ہے۔ یہ محض جاہلانہ باتیں ہیں۔ کوئی انسان کبھی کسی دوسرے شخص کو خواہ اپنی اولاد ہی کیوں نہ ہو زبردستی نیک نہیں بنا سکتا۔

حضور نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ ہماری استطاعت میں کچھ بھی نہیں مگر بلاغ تو ہے۔ بلاغ اور مسلسل بلاغ اور پھر دعائیں۔ اور دعا میں یہ طاقت ہے کہ وہ عظیم انقلاب برپا کرے۔ ان کو جو سلسلے میں نئے نئے داخل ہوئے ہیں خواہ وہ مسلمانوں میں سے ہوں یا غیر مسلموں میں سے ہوں ان کو نماز کی اہمیت بتانے کے لئے ایک نظام جاری کریں اور اس نظام کی مسلسل نگرانی رکھیں تاکہ ایک آپ کا طبقہ جو نئی زمینیں فتح کرنے کے لئے تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اس کے پیچھے پیچھے یہ سنبھالنے والا طبقہ بھی قائم ہوتا چلا جائے۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم کی تعلیم بھی ساتھ ساتھ ہو اور قرآن الفجر بتاتا ہے کہ وہ دور جب کہ پو پھٹ رہی ہو اور نیا دن چڑھ رہا ہو اس وقت قرآن کی تلاوت بہت ضروری ہے۔ فجر کا ایک معنی عظیم روحانی انقلاب ہے جو اندھیری راتوں کو روشنیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس روحانی انقلاب کے وقت قرآن سے کام لو۔ قرآن کی تلاوت ہی ہے جو اس فجر کو حقیقت میں روشن بنا دے گی۔

حضور نے فرمایا "فتہجد بہ نافلۃ لک" سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت کا قیام ہی کافی نہیں ہے جب تک اس میں نوافل کے اضافے نہ ہوں اور خصوصیت کے ساتھ رات کو محنت نہ کی جائے۔ پس قیام تہجد مشکل مسائل کا حل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تہجد کی نماز ہی وہ نماز ہے جس کی رسائی سات آسمانوں سے پرے تک لازماً ہوتی ہے۔ یہ فرض نہیں بلکہ نفل ہے مگر اتنا طاقت ور نفل کہ فرمایا "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً" ہرگز بعید نہیں بلکہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے مقام محمود پر فائز فرما دے۔

حضور نے فرمایا مقام کسی ٹھہری ہوئی جگہ کا نام نہیں ہے۔ مقام خدا کے حضور ایک مرتبے کا نام ہے اور خدا کے حضور مومن کا مرتبہ کسی ایک جگہ نہیں ٹھہرتا بلکہ مسلسل بڑھتا ہے۔ جو مرتبہ بڑھنے والا نہ ہو اس کی کوئی حیثیت نہیں ...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ دعا کر۔ اے میرے رب مجھے داخل فرما اس مقام میں صدق کے ساتھ اور اس سے نکال دے صدق کے ساتھ۔ اس کا ایک ہی ترجمہ ممکن ہے کہ اے میرے خدا ایک مقام سے نکال کر دوسرے مقام میں داخل کرتا چلا جا تاکہ یہ سلسلہ جاری رہے اور اس سلسلے میں میرے لئے سلطان نصیر عطا فرماتا چلا جا۔ اس دعا میں اس بات کو شامل کر لیں کہ ایسے صدق کے ساتھ داخل فرما جو محمد رسول اللہ کو عطا فرمایا تھا۔ اس صدق میں قیام عبادت بھی تھا، اس صدق میں تلاوت قرآن کریم بھی تھی، اس صدق میں راتوں کو صبح میں تبدیل کرنے کی طاقت بھی موجود تھی اس صدق میں راتوں کو اٹھ کر خدا کے حضور تہجد پڑھنے کی توفیق بھی شامل تھی اور ایسی تہجد ادا کرنے کی توفیق شامل تھی جس کے بعد عرش سے لازمی طور پر یہ وعدہ اترتا ہے کہ تجھے خدا ضرور مقام محمود میں داخل فرمائے گا۔ اور جب فرمائے گا تو پھر اس سے نکلنے کی دعا کرنا مگر صدق کے ساتھ اور جب صدق سے اس سے باہر نکلنے کی دعا کرو گے تو یاد رکھنا کہ سلطان نصیر کی دعا نہ بھولنا۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شمار ممکن نہیں اس نے صدق کے ساتھ ہمیں اس مقام محمود سے نکال کر ۸ لاکھ سے اوپر کے مقام محمود میں داخل فرما دیا۔

(خلاصہ تیار کردہ، صادق محمد طاہر جرمنی)

مختصرات

☆ قرآن کریم کی بعض سورتوں میں بعض آیات کی تکرار ہوتی ہے۔ کیا اس میں کوئی خاص حکمت ہے؟

☆ ایک حدیث میں ہے کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر پر مسیح۔ اس پر حضور کا تبصرہ۔

☆ کیا سورہ یاسین میں "جاء من اقصی المدینۃ رجل یسعی" سے مراد مسیح موعود کی آمد لی جا سکتی ہے؟

☆ حضرت مسیح موعودؑ نے عربی زبان کو ام الالسنہ فرمایا ہے اور یہ کہ یہ الہامی زبان ہے جو خدا تعالیٰ نے آدم کو سکھائی۔ کیا یہ زبان کا سکھانا صرف بیان یعنی بولنے کے طور پر تھا یا لکھنا بھی سکھایا گیا۔

☆ بوزنیا کے تازہ حالات پر حضور کا تبصرہ۔

☆ ترقی یافتہ ممالک میں جہاں گھریلو اخراجات کو چلانے کے لئے مردوں کے علاوہ عورتوں کو بھی کام کرنا پڑتا ہے۔ وہاں لڑکیوں کو پروفیشنل اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے کن ترجیحات کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

☆ جب لڑکیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کرتی ہیں تو شادی کے بعد ایک وقت آتا ہے کہ خاوند اور بچوں کو اس بات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ عورت گھر میں زیادہ وقت رہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

☆ کہا جاتا ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام کا تعلق ایتھوپیا (افریقہ) سے تھا۔ کیا افریقہ میں اور بھی نبی آئے ہیں؟

احادیث النبی ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَقَاضَاهُ فَاَغْلَظَ لَهٗ، فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا ، ثُمَّ قَالَ : اَعْطُوْهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهٖ ، قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا نَجِدُ اِلَّا اَمْثَلَ مِنْ سِنِّهٖ، قَالَ: اَعْطُوْهُ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً۔

(مسلم کتاب البیوع باب من استسلف شیئاً فقضی خیراً منه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپؐ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا۔ آپؐ کے صحابہؓ کو بڑا غصہ آیا اور اس کی طرف بڑھے۔ حضورؐ نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے لینا ہو وہ کچھ نہ کچھ کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس وقت تو اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ خَیْرَکُمْ اَوْ مِنْ خَیْرِکُمْ اَحَاسِنُکُمْ قَضَاءً۔

(ابن ماجه ابواب الصدقات باب حسن القضاء)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو لین دین، قرض اور دوسری ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں بہت اچھا ہے۔

ارشادات عالیہ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

(البقرہ ۔ ۲۷۹، ۲۸۰)

اگر سود کے لین دن سے باز نہ آؤ گے تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کا اعلان ہے۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اسے حاجت ہی نہیں پڑتی۔ مسلمان اگر اس ابتلاء میں ہیں تو یہ ان کی اپنی ہی بدعملیوں کا نتیجہ ہے۔ ہندو اگر یہ گناہ کرتے ہیں تو مالدار ہو جاتے ہیں۔ مسلمان یہ گناہ کرتے ہیں تو تباہ ہو جاتے ہیں۔ "خسر الدنیا والاٰخرۃ" کے مصداق ہیں۔ پس کیا ضروری نہیں کہ مسلمان اس سے باز آ جائیں؟۔

انسان کو چاہئے کہ اپنے معاش کے طریق میں پہلے ہی کفایت شعاری مدنظر رکھے تاکہ سودی قرضہ اٹھانے کی نوبت نہ آئے جس سے سود اصل سے بڑھ جاتا ہے۔ ابھی کل ایک شخص کا خط آیا تھا کہ ہزار روپیہ دے چکا ہوں۔ ابھی پانچ چھ سو باقی ہے۔ پھر مصیبت یہ ہے کہ عدالتیں بھی ڈگری دے دیتی ہیں مگر اس میں عدالتوں کا کیا گناہ جب اس کا اقرار موجود ہے تو گویا اس کے یہ معنے ہیں کہ سود دینے پر راضی ہے۔ پس وہاں سے ڈگری جاری ہو جاتی ہے۔ اس سے یہ بہتر تھا کہ مسلمان اتفاق کرتے اور کوئی فنڈ جمع کر کے تجارتی طور سے اسے فروغ دیتے تاکہ کسی بھائی کو سود پر قرضہ لینے کی حاجت نہ ہوتی بلکہ اسی مجلس سے ہر صاحب ضرورت اپنی حاجت روائی کر لیتا اور میعاد مقررہ پر واپس دے دیتا"۔

حکیم فضل دین صاحب نے سنایا کہ علامہ نورالدین بھیرہ میں حدیث پڑھا رہے تھے۔ باب الربوٰ تھا۔ ایک سود خوار ساہوکار آ کر پاس بیٹھ گیا۔ جب سود کی ممانعت سنی تو کہا اچھا مولوی صاحب آپ کو نکاح کی ضرورت ہو تو پھر کیا کریں۔ انہوں نے کہا بس ایجاب قبول کر لیا جائے۔ پوچھا اگر رات کو گھر میں کھانا نہ ہو تو پھر کیا کرو۔ کہا لکڑیوں کا گٹھا باہر سے لاؤں، روز بیچ کر کھاؤں۔ اس پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ کہنے لگا آپ کو دس ہزار تک اگر ضرورت ہو تو مجھ سے بلا سود لے لیں۔

فرمایا: "دیکھو جو حرام پر جلدی نہیں دوڑتا بلکہ اس سے بچتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے حلال کا ذریعہ نکال دیتا ہے۔ "مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا" (الطلاق: ۳) جو سود دینے سے اور ایسے حرام کاموں سے بچے خدا تعالیٰ اس کے لئے کوئی سبیل بنا دے گا۔ ایک کی نیکی اور نیک خیال کا اثر دوسرے پر بھی پڑتا ہے۔ کوئی اپنی جگہ پر استقلال رکھے تو سود خوار بھی مفت دینے پر راضی ہو جاتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۲)

جدید مذہبی و نیم مذہبی تحریکات

گزشتہ قریباً ایک صدی کے دوران عالمی سطح پر ابھرنے والی بعض جدید مذہبی و نیم مذہبی تحریکات یا Cults کے مختصر تعارف پر مشتمل ایک مضمون انگریزی اخبار ڈان ۲۳ مئی ۱۹۹۵ء میں Cults Fervour کے عنوان سے شائع ہوا ہے جو Robert Cornelius کا تحریر کردہ ہے۔ اخبار مذکور کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں اس کا اردو ترجمہ (و تلخیص) ہدیہ قارئین ہے۔

اس مضمون کے مطالعہ سے یہ حقیقت خوب نمایاں ہو جاتی ہے کہ نور نبوت سے محرومی اور دوری کے نتیجہ میں کس طرح انسان اندھیروں میں بھٹکتا ہے اور جب بھی وہ روحانی ترقی یا حقیقی سکون کی تلاش میں خدا کے مقرر کردہ راستہ سے ہٹ کر خود ساختہ طریق اپناتا ہے تو کیسے کیسے بھیانک ظلم ڈھاتا ہے اور کیسی کیسی مکروہ اور گھناؤنی حرکات کا مرتکب ہوتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دائمی تسکین اور حقیقی راحت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور کوئی انسان خود تراشیدہ وظائف اور اوراد کے ذریعہ یا جوگیوں کی طرح راہبانہ طریق اختیار کر کے اس سے سچا تعلق قائم نہیں کر سکتا بلکہ اس سے تعلق اور دائمی اطمینان کے حصول کا وہی طریق درست اور برحق ہے جو وہ خود اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ لوگوں پر ظاہر فرماتا ہے ــــ [مدیر]

حال ہی میں ٹوکیو سب وے میں اعصابی گیس کا حملہ ہوا، امریکہ میں اوکلاہوما میں فیڈرل آفس کی عمارت میں دھماکہ کے نتیجہ میں دو صد کے قریب افراد کی ہلاکت اور برطانیہ میں سرمنڈے ہوئے نوجوان "روحانی ترقی" کے طریق تلاش کرتے ہوئے بظاہر مختلف النوع واقعات لگتے ہیں لیکن دیکھا جائے تو ان کے پیچھے ایک ہی جذبہ کار فرما ہے یعنی بیسویں صدی کے خاتمے اور اکیسویں صدی کے آغاز پر ہماری نسل کا مادی نظام پر عدم اعتماد، انسان کے مقصد پیدائش کی تلاش، موت سے خوف، روایتی مذاہب پر عدم اعتماد اور نئے خیالات کا آغاز۔

اس وقت دنیا میں نئی مذہبی تحریکیں بہت زور پکڑ رہی ہیں جنہیں NRM یا نیو ریلیجس موومنٹس بھی کہا جاتا ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ تمام تحاریک اپنے عقائد میں مذہبی ہی ہوں۔ لیکن ان میں ایک پراسراریت اور روحانیت کا شائبہ موجود ہونے کی وجہ سے یہ آج کل کی نسل کے لئے دلچسپی کا باعث ہیں۔

ان تحریکوں پر بہت سے الزامات بھی لگے ہیں اور خاص طور پر مالی بدعنوانیوں کے۔ لیکن ایک بات ظاہر ہے کہ جس تحریک پر بھی مالی بدعنوانی کا الزام لگا ہے وہ اپنی وسعت میں قابو سے باہر ہو گئی اور ممبران کی تعداد اور اسی حساب سے آمدنی میں اتنا زیادہ اضافہ ہو گیا کہ جو تحریک ابتداء میں مادیت پرستی کے خلاف شروع ہوئی اور اس کے قائدین ترک دنیا کر کے اس میں شامل ہوتے رہے وہ اس قابل ہی نہ تھے کہ درست طریق پر رقوم کا حساب کتاب رکھ سکتے نتیجۃً ان پر فراڈ کے الزامات لگتے رہے۔

ان مختلف تحریکوں کی بے شمار تعداد دنیا میں کام کر رہی ہے۔ صرف جاپان میں ایک اندازے کے مطابق ایک لاکھ تراسی ہزار فرقے کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض بڑے بڑے فرقے درج ذیل ہیں:-

Aum Shinrikyo

اسی فرقہ کے ممبروں نے جاپان میں سب وے میں اعصابی گیس چھوڑ کر اچانک دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کی۔ اس کا قیام ۱۹۸۷ء میں Shoko Asahara کے ذریعہ عمل میں آیا اور گیس کے حادثہ کے بعد وہ بدنام ترین آدمی قرار دیا گیا۔ ان کے خیال کے مطابق ۱۹۹۷ء میں دنیا ختم ہو جائے گی۔

اس تنظیم نے بڑی تیزی سے ترقی کی اور خاص طور پر روس اور جنوبی کوریا میں اس کے بہت سے ممبر موجود ہیں۔ اس کی تنظیم تیرہ سطحوں پر مشتمل ہے اور ہر سطح کا علیحدہ یونیفارم ہے۔ سب سے نچلی کلاس یا ان ممبران کو جنہیں سزا دینی مقصود ہو ان کے مرکز Kama - Koishiki میں نہایت تکلیف دہ حالات میں رکھا جاتا ہے۔ بچوں پر بہت سختی کی جاتی ہے۔ مبینہ طور پر بچے ہفتہ میں صرف ایک بار ہاتھ موںہہ دھو سکتے ہیں۔ یہاں غذا نہایت ناقص اور بدنی سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔ بعض کی بھنویں سبز رنگ سے رنگ دی جاتی ہیں اور بعض کو ایسے الیکٹرانک آلات سر پر پہننے پڑتے ہیں جو وہی فریکوئینسی نشر کرتے ہیں جو ان کے لیڈر کے دماغ کی فریکوئینسی ہے۔ پولیس نے یہاں تلاشی کے دوران چندہ دینے والوں کی فہرست کے علاوہ ۲۲ پاؤنڈ سونا اور پانچ ملین پاؤنڈ نقد حاصل کئے۔

Exclusive Brethern

انہیں غلط فہمی کی بناء پر Plymouth Brethern بھی کہا جاتا ہے لیکن یہ اس کی ایک انتہا پسند شاخ ہے۔ Plymouth Brethern کی بنیاد ۱۸۵۲ء میں ایک پادری John Melson Derby نے رکھی تھی۔ یہ الگ تھلگ رہنے والے لوگ تھے اور اپنی تنظیم سے باہر دوستیاں، کھانا پینا بلکہ کاروبار تک بھی ان میں ممنوع ہے۔ آج کل ممبران کو ٹی وی، ریڈیو، اخبارات، کمپیوٹر وغیرہ کے استعمال تک کی اجازت نہیں۔ یہ لوگ ووٹ نہیں ڈال سکتے۔ یونینوں میں شامل نہیں ہو سکتے۔ سول آفسز میں کام نہیں کر سکتے اور ان کے بچوں کو سکولوں میں کھیلوں یا دیگر معاشرتی سرگرمیوں میں شمولیت کی اجازت نہیں ملتی۔

مرد کوٹ اور ٹائی پہنتے ہیں اور عورتیں لمبے بال رکھتی ہیں۔ لباس جسم کو ڈھانکنے والا ہوتا ہے اور میک اپ نہیں کرتیں۔

اتوار کی صبح چھ بجے بردرن میٹنگ روم میں عبادات ہوتی ہیں۔ ان کمروں کی کھڑکیاں بند ہوتی ہیں اور سارا دن یہ پروگرام رہتا ہے۔ دوران ہفتہ رات کو مختصر Meetings ہوتی ہیں۔ برطانیہ میں اس کے دس ہزار ممبرز موجود ہیں اور آج کل فرقہ کا لیڈر ایک آسٹریلوی John Hales ہے۔

Children of God

یہ فرقہ اپنی انتہاپسندی کی وجہ سے بہت بدنام ہوا۔ آج کل انہیں The Family بھی کہا جاتا ہے۔ ۱۹۹۴ء میں ایک نوجوان برطانوی لڑکی کو برطانوی بورڈ جسے British Criminal Injuries Compensation Board کہا جاتا ہے کے فیصلہ کے مطابق پانچ ہزار پاؤنڈ ہرجانہ ادا کیا گیا۔ اس لڑکی کو تین سال کی عمر سے اس فرقہ کے ممبران کے ظلم سہنے پڑ رہے تھے۔

آج کل اس کے ممبران کی تعداد ۹۰۰۰ ہے جس میں سے چھ ہزار ان خاندانوں کے بچے ہیں جو ۱۹۷۰ء کی دہائی میں اس تنظیم میں شامل ہوئے تھے۔

گزشتہ سال اس کے لیڈر David Bery کے انتقال سے ان کی بدنامی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ شخص ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوا تھا اور کیلی فورنیا میں اس کو اپنے فرقہ کے لئے ایک مضبوط بنیاد مل گئی۔ وہاں اسے Original Hippy بھی کہا جاتا ہے۔

Branch Devidians

ان کے خیال میں حضرت عیسیٰؑ نے ۱۹۵۹ء میں دنیا میں آنا تھا لیکن جب یہ سال گزر گیا تو اس تنظیم کے بعض ممبران نے جنہوں نے متوقع جگہ پر زمینیں بھی خرید لی تھیں، مقدمات کر دئے۔

۱۹۸۶ء میں David Koresh نے اس تنظیم کے لیڈر George Roden سے بڑی چالاکی سے قیادت چھین لی۔ اس نے جارج روڈن کو چیلنج کیا کہ وہ ایک مردہ ممبر کے جسم کو قبر سے نکال کر دوبارہ زندہ کرے اور اس طرح اپنی کرامت ثابت کرے۔ بعد میں اسے لاش کی بے حرمتی کرنے پر قید کروا کے خود قیادت سنبھال لی اور اپنے آپ کو "گنہگار مسیح" کہلوانے لگا۔ اس کے ممبران میں برطانوی بھی شامل ہیں۔

۱۹۹۳ء میں Waco میں مرنے والوں میں ۳۳ برطانوی تھے۔ اس میں ۸۲ آدمی مر گئے تھے اور اس سانحہ کے بعد یہ تنظیم ختم ہو گئی۔

Emin

۱۹۷۰ء میں ایک انسائیکلوپیڈیا سیلز مین Raymond Armin نے اس کی بنیاد رکھی۔ اس کے کہنے کے مطابق Hampstead Heath میں ایک Oak کے درخت کے نیچے اس پر Eminent Way کا انکشاف ہوا جس کے مخفف پر اس نے Emin نامی تنظیم کی بنیاد ڈالی۔

یہ تنظیم نہایت خفیہ سرگرمیاں رکھتی ہے۔ ہفتہ میں تین راتیں خفیہ Meetings ہوتی ہیں۔

Raymond Armin آج کل فلوریڈا میں رہائش پذیر ہے۔ ۱۹۸۳ء میں اس نے مختصر پبلک ملاقاتیں کیں۔ پٹنی میں ایک چرچ حاصل کرنے کی کوشش David Mellor نے ناکام بنا دی۔ اس نے اپنے ایک انٹرویو میں جو اس نے Putney & Wandsworth Guardian کو دیا، کہا کہ وہ نہایت ذہین آدمی ہے اور ڈگری یافتہ گریجوایٹس اس کی موت تک اس کے پیچھے پھرتے رہیں گے۔

اس فرقہ کے خیال کے مطابق دنیا تباہی کے کنارے پر ہے اور اس سے بچاؤ کا واحد ذریعہ Esoteric Philosophy ہے۔ اس میں رنگوں اور نمبروں کے امتزاج سے روحانیت کا حصول، گاؤنز میں ناچنا، آسٹرولوجی، ہیرالڈری، تاش کے مختلف کھیلوں وغیرہ سے نیز نام کی تبدیلی اچھے الفاظ مثلاً Opal اور Wonderful وغیرہ سے یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔

ان کی میٹنگوں میں Bolero سنوایا جاتا ہے اور آرمن کے کوڈڈ پیغامات سنائے جاتے ہیں۔

The Jesus Fellowship Bug Brook (Jesus Army)

یہ Pentecostal تحریک کی انتہاء پسند شاخ ہے۔ اس کی بنیاد ۱۹۷۰ء میں Noel Stamton نے رکھی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ Northampton Shire میں اسے روح القدس نے بپتسمہ دیا ہے۔

اب Bugbrook میں یہ جگہ فرقہ کے لوگوں کے لئے مقدس سمجھی جاتی ہے۔ یہ لوگ کمیون کی صورت میں اس جگہ اکٹھے ہوتے ہیں۔

۱۹۸۶ء میں Baptist اور Evengilical چرچوں نے انہیں نکال دیا۔ اب اس تنظیم کی کمپنی ہے جس میں ممبرز بہت کم تنخواہ پر کام کرتے ہیں۔ یہ کمپنی ایک Food Chain سٹورز اور ساٹھ کے قریب کمیونیٹی ہاؤسز کی مالک ہے۔ ۱۹۸۸ء میں اس کی سالانہ آمد ۱۵ ملین ڈالرز کے قریب تھی۔

۱۹۸۶ء میں انہوں نے شمولیت کے لئے نئے طریق اختیار کئے اور Jesus Army کے نام پر بیجز، بنیانیں اور جیکٹس وغیرہ تیار کیں۔ Stanton نے حال ہی میں کہا ہے کہ اکثر چرچوں میں عورتوں کی اکثریت ہے لیکن چونکہ رسول مرد تھے اس لئے ہمیں مرد درکار ہیں۔

ان میں غیر ممبران سے تعلقات پسند نہیں کئے جاتے اور شادی کے لئے آرمی لیڈر سے اجازت حاصل کرنی ہوتی ہے۔

Gayana

۱۸ نومبر ۱۹۷۸ء میں Jonestown میں ۹۱۳ آدمی اپنے لیڈر Jim Jones کے ساتھ سائنائیڈ پی کر مر گئے۔ جو بچے انہیں گولی سے مار دیا گیا۔ کل ۸۵

fozman foods
A LEADING BUYING GROUP FOR GROCERS AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
081 478 6464 &
081 553 3611

ممبر جن میں جونز کے تین بیٹے بھی شامل تھے بچ رہے۔ یہ لوگ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ بعض نے جنگل میں چھپ کر جانیں بچائیں۔

Humana

یہ ڈنمارک کی ایک رجسٹرڈ تعلیمی آرگنائزیشن کا نام ہے۔ اسے Trind بھی کہتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ سے انڈر گریجویٹس بھرتی کئے جاتے ہیں۔ ان پروگراموں میں نفسیاتی طور پر غیر متوازن بچوں کے لئے بورڈنگ سکولز اور تیسری دنیا کے لئے فنڈز اکٹھے کرنا شامل ہے۔

اپنے فارغ وقت میں سٹاف اور طلباء گھر گھر جاکر تیسری دنیا کے ضرورت مندوں کے لئے پرانے کپڑے اکٹھے کرتے ہیں اور رقوم اکٹھی کرتے ہیں۔

۱۹۹۳ء میں چیریٹی کمیشن (Charity Commission) نے ان کے فنڈز کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ اکٹھے شدہ کپڑے مفت دینے کی بجائے فروخت کرتے ہیں اور منافع میں حاصل ہونے والی رقوم مختلف کمپنیوں میں جارہی ہیں۔ ان کی ایک شپنگ کمپنی ہے اور اکتیس ملین پاؤنڈز کا اثاثہ ہے۔ صرف سویڈن سے ان کی آمد ۷ء۳ ملین پاؤنڈ سالانہ ہے جس کا صرف دو فیصد تیسری دنیا کے ممالک کو اور اسی فیصد تنخواہوں میں خرچ ہو رہا ہے۔

Iskon (Hare Krishna)

یہ تحریک ۱۹۷۰ء میں امریکی ہپیوں میں معروف ہوئی تھی۔ ۱۹۶۶ء میں کلکتہ کے ایک بزنس مین پربھو پادا نے امریکہ میں ایک انٹرنیشنل سوسائیٹی آف کرشنا کا بنائی جو جلد ہی دنیا میں مشہور ہوگئی۔

اس کے ممبرز سر منڈاتے اور بودی رکھتے ہیں۔ ان کے پاس ۱۰۸ دانوں کی ایک تسبیح ہوتی ہے جس پر یہ "ہرے کرشنا" کا ورد کرتے رہتے ہیں۔ دن میں سولہ دفعہ اس طرح ورد کرنے سے روزانہ ۱۷۲۸ دفعہ "ہرے کرشنا" الاپا جاتا ہے۔

آج کل یہ اپنی مقبولیت کھو رہی ہے۔ عورتوں کو دوسرے درجے کی مخلوق قرار دینے سے آزاد خیال لوگ اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ اس کی بدنامی بے شمار آمدنی، قیمتی کاروں، نشہ آور ادویہ کی خرید و فروخت اور قتل کی کہانیوں کے ساتھ ہونے لگی۔

۱۹۸۷ء میں اس تحریک کا یورپین لیڈر James Immel لندن میں قتل کیا گیا۔ قاتل موقع پر موجود تھا اور اپنے قائد کی کٹی ہوئی گردن ہاتھ میں لئے رو رہا تھا۔ یہ Immel کا قریبی ساتھی تھا۔

اس کی مقبولیت کی کمی کی ایک وجہ اس میں کی جانی والی سخت ریاضتیں بھی ہیں۔ صبح چار بجے اٹھ کر ٹھنڈے پانی میں نہانا اس کی ممبرشپ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ان کے خیال میں آواگون کا عقیدہ درست ہے اور کرموں کا پھل ملتا ہے۔ کرشنا کے منتر سے انسان شیطانی قوتوں پر قابو پاکر اس مادی دنیا کو ترک کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

Jehova's Witness

دنیا کے ایک صد ممالک میں ۴۵ لاکھ افراد جو اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں باقی دنیا میں اس لئے پسند نہیں کئے جاتے کہ یہ انتقال خون کے خلاف ہیں۔ اور خود اور اپنے بچوں کو خون مہیا کرنے کی بجائے مرنا پسند کرتے ہیں۔ بعض ہسپتالوں میں ان کے معصوم بچے اس وجہ سے مرنے سے ان کی مخالفت میں اضافہ ہوا۔

ان کے خیال میں دنیا میں نیکی اور شیطان کی لڑائی کا آخری دن آنے والا ہے۔ جسے Armageddon بھی کہتے ہیں۔ انہوں نے پہلے ۱۹۱۴ء پھر ۱۹۲۵ء اور پھر ۱۹۷۵ء کا سال اعلان کیا تھا۔ ان کے خیال میں اس کے بعد دنیا تباہ ہو جائے گی اور صرف یہی بچیں گے۔ ان میں ۱۴۴۰۰۰ جنت میں جائیں گے اور باقی زمین پر ہی جنت کے ماحول میں رہیں گے۔

اس فرقہ کا بانی Charles Russel تھا جس نے ۱۸۷۹ء میں اس کی ابتداء کی تھی۔ اس کی وفات ۱۹۱۶ء میں ہوئی۔ پھر Rutherford نے قیادت سنبھالی اور سان ڈیاگو میں ایک بہت بڑا گھر خرید کر اس کے معاہدہ میں حضرت نوحؑ، حضرت اسحاقؑ، حضرت داؤدؑ، اور حضرت جوشوا وغیرہ کے نام لکھوائے کہ جب وہ زمین پر آئیں گے تو یہ ان کو منتقل ہو جائے گا۔

George King

اس کی پیدائش ۱۹۱۹ء میں Shrupshire میں ہوئی۔ ۱۹۵۴ء میں اس کے کہنے کے مطابق ایک یوگی نے کشفی نظارہ میں اسے بین السیاراتی پارلیمنٹ کا ترجمان مقرر کیا اور مادی دور کے خلاف جنگ کرنے کا حکم دیا۔ اس جنگ میں مدد کے لئے اس پارلیمنٹ کے قائدین کو اڑن طشتریوں کے ذریعہ آنے کا وعدہ بھی دیا گیا۔

جارج کنگ نے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک سوسائٹی Aethurius Society بنائی اور اپنا نام Sir George King OSP, PHd, Thd, DP ظاہر کرکے خود کو Metropolitan Archbishop of Aethurius چرچ اور پرنس گرانڈ ماسٹر آف سینٹ پیٹرز اور Prince George اور King De Santori اور Aethurius سوسائٹی کا بانی صدر قرار دیا۔ اس نظارہ سے قبل موصوف ٹیکسی ڈرائیور تھے۔

Life Training

اس طرز کی تحریکیں ۱۹۷۱ء میں کیلیفورنیا میں شروع ہونے والی تحریک "است" (Est) سے متاثر ہیں۔ ان کے یہاں Weekends پر ایسے کورسز کروائے جاتے ہیں جس میں نفس کو ذلت سہنے اور بے حد محنت کا عادی بنایا جاتا ہے۔ دن میں ۱۶ گھنٹے مشغول رہتے ہیں۔ اور رات کو بہت کم سوتے ہیں۔ Mass Hysteria سے بھی نفس میں چھپے ہوئے اندیشوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ عام لوگوں سے طلباء کا میل جول پسند نہیں کیا جاتا۔

ان کے عقیدہ کے مطابق اپنی ذات کی حقیقت تک پہنچنے کے لئے مادی کامیابی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نیز انسان کائنات کا مرکز ہونے کی حیثیت سے تقدیر پر حاوی ہے۔

دنیا میں اس وقت ۲۰ لائف ٹریننگ کے فرقے موجود ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں برطانیہ میں بھی قائم ہوا۔

Mormones

یہ ایک بہت کامیاب فرقہ ہے اور امریکہ میں، Utah میں، کینیڈا میں اور ہوائی جزائر میں بہت سا علاقہ ان کے پاس ہے۔ اسی طرح Marriotte Hotels اور ٹی وی، ریڈیو کے علاوہ لاس انجلیز ٹائمز میں بھی ان کے سب سے زیادہ حصے ہیں۔

۱۹۷۰ء تک یہ لوگ خواتین کو کمتر سمجھتے تھے اور کوئی حبشی پادری نہیں بن سکتا تھا۔

اس کا آغاز نیویارک اسٹیٹ کے ایک زرعی ورکر Joseph Smith نے ۱۸۲۰ء میں کیا۔ اس کے مطابق ایک فرشتے Moroni نے اس پر ظاہر ہو کر اسے کچھ گولڈن تختیاں دکھائیں جن میں درج تھا کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے "جی اٹھنے" کے بعد امریکہ بھی تشریف لائے تھے اور اپنے حواری مقرر کئے تھے۔ سمتھ نے ان تختیوں کا جو سمتھ واپس لے گیا ترجمہ کیا اور ایک کتاب Book of Mormons لکھی۔

اس کے بعد ایک نظارہ میں اس کے مطابق حضرت یحیؑ اس پر ظاہر ہوئے اور اسے Melchzdek کا پادری مقرر کیا۔ چنانچہ اس نے اپنا چرچ شروع کیا لیکن شدید مخالفت کے باعث ۱۸۴۴ء میں وہ قتل کر دیا گیا۔ اس کے نائب کے طور پر Brigham Young کو چنا گیا جو اپنے مریدوں کے ساتھ غربی جانب سالٹ لیک سٹی چلا گیا۔

اس کے ممبران میں بڑے کامیاب لوگ شامل ہیں۔ مثلاً Kodak کمپنی کا سابقہ چیف ایگزیکٹو Kay Whitmore جو اب ۱۹۹۴ء سے لندن میں اپنی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

Nichiren Shoshu

یہ بدھ ازم کی انتہاپسند شاخ ہے جو تیرھویں صدی میں قائم ہوئی تھی۔ لیکن دوسری جنگ عظیم کے بعد انہوں نے نمایاں طاقت حاصل کی ہے۔ یہ انسان کو ترک دنیا کی تعلیم نہیں دیتی بلکہ مادی خواہشات میں آزادی کا اختیار دیتے ہیں۔ صرف جاپان میں ایک اندازے کے مطابق اس کے سوا کروڑ ممبرز ہیں۔

تمام ممبرز کھل کر چندہ دیتے ہیں اور اب یہ مغرب میں بھی زور پکڑ رہی ہے۔ لاس انجلیز میں سوکو یونیورسٹی میں ۴ء۱ ملین مربع فٹ کا اضافہ کیا جا رہا ہے تاکہ ۳۴۰۰ طلباء کے داخلہ کا بندوبست کا انتظام ہو سکے۔

برطانیہ میں ۱۹۸۸ء میں انہوں نے بکنگھم شائر میں ایک مینشن چھ ملین پاؤنڈ میں خریدا ہے۔ برطانیہ میں ان کا مشہور ممبر Jeff Banks ہے جو Cloth Show میں آتا ہے۔

اپنے ایک انٹرویو میں اس نے کہا تھا کہ لوگ جو حاصل کرتے ہیں وہ ان کے کرموں کا پھل ہے جس پر ملک میں بہت شور پڑا اور لوگوں نے اس خیال کی مخالفت کی۔ کیونکہ اس سے ایک مصیبت میں مبتلا شخص کو اس مصیبت میں مبتلا کرنے کا تمام تر ذمہ دار اسے ہی ٹھہرایا گیا ہے۔

Order of Solar Temple

گزشتہ اکتوبر میں اس فرقہ کے ممبران جو سوئٹزرلینڈ میں مرے ان میں ایک میئر، ایک صحافی، ایک سول سرونٹ اور ایک سیلز مینیجر بھی شامل تھے۔

اس فرقہ کا بانی Joseph De Membro ہے جس کے مطابق وہ صلیبی جنگوں کے دوران Knight رہا ہے اور موت کے بعد ثریا پر لے جائے گا۔ ان کی تقریبات میں پرانا لباس استعمال ہوتا ہے اور ایک تلوار جو De Membro کے مطابق ہزار سال قبل اس کے پاس موجود تھی، بڑی عقیدت کی جگہ رکھتی ہے۔

اس کے کہنے کے مطابق اس کی بیٹی Emunuelle آفاقی بچی (Cosmic Child) ہے اور جب اس کے مریدوں میں سے ایک خاندان نے اپنے بچے کا نام ایمانوئیل رکھا تو ڈی ممبرو نے اسے دجالیت کا نام دے کر قتل کر دینے کا حکم دیا اور اس خاندان کو باقاعدہ ایک تقریب میں قتل کر دیا گیا۔

شروع میں یہ فرقہ مانٹریال کینیڈا میں مقیم تھا لیکن اسی قسم کی بعض وجوہ کی بناء پر پولیس نے ان کے مرکز میں چھاپہ مارا تو یہ لوگ سوئٹزرلینڈ ہجرت کر گئے۔ کینیڈا میں چھاپہ کے دوران پولیس نے ریکارڈ کی جانچ پڑتال کے دوران ایسے ممبران کا ریکارڈ بھی دیکھا جو اس چھوٹی سی تنظیم کو ایک ملین ڈالر تک چندہ دے رہے تھے۔

بعد کی تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ ۶۹ سالہ De Mambro جو فرانسیسی نژاد تھا فرانس میں ٹیکس کے مسائل اور بغیر Licence کے سائیکالوجی کی پریکٹس اور فراڈ چیک دینے کے الزامات میں مطلوب تھا۔

Practical Philosophy Foundation (U.S.) School of Economics (U.K.)

برطانیہ میں شروع ہونے والی اس تنظیم کو ایوننگ سٹینڈرڈ کے دو صحافیوں نے ۱۹۸۴ء میں منظر عام پر

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خریداران الفضل سے گزارش

کیا آپ نے نئے سال کا چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟

اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں اس کی ادائیگی فرماکر رسید حاصل کریں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع کریں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر ضرور درج کروائیں۔ شکریہ (مینیجر)

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

خطبہ جمعہ

ہم اس زمانے میں داخل ہو چکے ہیں جب کہ دعوت الی اللہ بڑے زور اور شان اور طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۵ء مطابق ۲۸ وفا ۱۳۷۴ ہجری شمسی بمقام اسلام آباد، (ٹلفورڈ برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

(الانفال : ۴۶، ۴۷)

اسماء باری تعالیٰ کے ذکر پر مشتمل جو خطبات کا سلسلہ جاری ہے اس تعلق میں گزشتہ خطبے میں میں نے صبر سے متعلق جماعت کو تلقین کی تھی، خصوصاً اس لئے کہ دعوت الی اللہ کے تعلق میں جیسا گہرا رشتہ قرآن کریم نے صبر کے ساتھ باندھا ہے اس کی کوئی اور مثال دکھائی نہیں دیتی۔ دنیا کی کسی کتاب میں دعوت الی اللہ کے مضمون کو صبر سے اس مضبوطی اور قطعیت کے ساتھ نہیں باندھا گیا جیسا کہ قرآن کریم نے باندھا ہے اور اس کے ہر پہلو کو بیان فرمایا ہے۔ اس تعلق میں صبر کی جتنی قسمیں ہیں جس جس قسم کے صبر کی ضرورت پیش آ سکتی ہے ان سب کا بیان ہے۔ یہ دو آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں سورہ انفال کی چھیالیسویں اور سینتالیسویں آیات ہیں ان میں بھی یہی مضمون جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یا ایھا الذین آمنوا اذا لقیتم فئۃ فاثبتوا واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون" یہاں بظاہر تو قتال کی بات ہو رہی ہے۔ مگر قتال جہاد کا ایک حصہ ہے، ایک نوع ہے۔ اور اس آیت کریمہ میں جو طرز بیان اختیار فرمائی گئی ہے وہ جہاد کی ہر قسم پر حاوی دکھائی دیتی ہے۔ فرمایا، جب تمہارا کسی دشمن کی ٹولی سے آمنا سامنا ہو، مڈبھیڑ ہو جائے تو ثبات قدم دکھانا۔ "واذکروا اللہ کثیراً" اور ثبات حاصل کرنے کا راز اس بات میں ہے کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرتے رہو۔ "لعلکم تفلحون" تاکہ تم کامیاب ہو۔ "واطیعوا اللہ ورسولہ" اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ "ولاتنازعوا" اور آپس میں جھگڑے نہ کرو۔ "فتفشلوا" ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور بزدلی دکھاؤ گے۔ "وتذھب ریحکم" اور جو تمہاری ہوا بندھی ہوئی ہے وہ ہوا ٹوٹ کر بکھر جائے گی۔ "واصبروا" پس علاج یہی ہے کہ صبر سے کام لو "ان اللہ مع الصابرین" اور یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یہاں دعوت الی اللہ کا جہاں تک تعلق ہے اس سلسلے میں بھی دو باتیں میں خاص طور پر ان آیات کے حوالے سے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ ثبات قدم کا راز ذکر الٰہی میں ہے اور بسا اوقات بہت سخت دشمن جماعتیں مقابلے پر نکلتی ہیں بڑے، بڑے بدگو علماء، باقاعدہ منصوبے بنا کر اپنے ٹولے ساتھ لے کر سامنے آتے ہیں اور بدنیتوں کے ساتھ سامنے آتے ہیں۔ وہ موقع ہے جب کہ بظاہر تلوار کا جہاد نہیں بھی ہے تب بھی قدم اکھڑنے کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ فرمایا، اس وقت اگر تم نے جرات حاصل کرنی ہے دل کا ثبات حاصل کرنا ہے یہاں قدموں سے زیادہ دل کے ثبات کی بات ہے "واذکروا اللہ کثیراً لعلکم تفلحون" تو کثرت سے ذکر الٰہی کرتے رہنا اور ایسا کرو گے تو تم ضرور کامیاب ہو جاؤ گے "لعلکم تفلحون" تاکہ اس کے نتیجے میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ "واطیعوا اللہ ورسولہ" دوسرا ثبات کا راز اور جمعیت اور طاقت کا راز یہ بیان فرمایا گیا کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کا دامن نہیں چھوڑنا۔ "ولا تنازعوا" اور آپس میں اختلاف نہیں کرنا۔ آپس میں ایک دوسرے سے جھگڑنا نہیں۔ اگر تم ایک دوسرے سے جھگڑو گے اور اختلاف کرو گے اور تمہاری جماعتیں پھٹ جائیں گی "فتفشلوا" تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ دشمن کے مقابل پر بھی تم ضرور بزدلی دکھاؤ گے "وتذھب ریحکم" اور تمہارے رعب کی جو ہوا بندھی ہوئی ہے وہ جاتی رہے گی۔ "واصبروا" اور صبر کرو صبر سے کام لو۔ یہاں صبر کے دو معنے ہیں دونوں معنوں ہی میں یہاں یہ اطلاق پاتا ہے اول یہ کہ دشمن کے مقابل میں صبر سے کام لو۔ دوسرے ان امور میں صبر سے کام لو جن کے نتیجے میں تم پھٹ جایا کرتے ہو۔ ایک دوسرے سے تعلقات ایسے قائم رکھو کہ اگر کسی طرف سے زیادتی ہو بھی جاتی ہے تب بھی صبر کے نمونے دکھاؤ تاکہ تمہارے آپس کے اختلاف نہ بن جائیں اور وہ اختلاف بڑھ نہ جائیں۔ کیونکہ جہاں الٰہی جماعتوں میں اختلاف پیدا ہو جاتے ہیں وہاں ضرور ان کی طاقت ختم ہو جاتی ہے، غیر سے مقابلے کی بجائے وہ آپس میں ایک دوسرے سے مقابلے کرنے لگتے ہیں اور اس کا لازمی نتیجہ بزدلی ہے۔

پس جہاں تک میں جماعتی حالات پر نظر رکھتا ہوں قطعی طور پر اس بات میں ایک ذرہ بھی شک نہیں دیکھتا کہ جہاں بھی جماعتیں آپس میں پھٹی ہیں وہاں ساری برکتیں اٹھ گئی ہیں۔ وہیں بزدلی پیدا ہوئی ہے، وہاں سے دعوت الی اللہ کا مضمون اٹھ گیا ہے۔ جیسے پرندہ گھونسلے کو چھوڑ دے اس طرح دعوت الی اللہ ان لوگوں کے گھروں سے غائب ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی رضا کی بجائے ناراضگی کا موجب بن جاتے ہیں۔ اور صبر کا یہاں جو مضمون ہے وہ خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ جب بھی ان لوگوں کے اختلافات کی تحقیق کی جاتی ہے تو جواباً یہ کہتے ہیں فلاں نے ہم پر زیادتی کی اور جب اس فلاں سے پوچھتے ہیں تو پہلے کی طرف انگلی اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس نے زیادتی کی ہے۔ اور جب بھی جماعتی کوششوں کے نتیجے میں ان میں صلح کروانے کی کوشش کی گئی تو یہ بحث کبھی ختم نہیں ہوئی۔ ان بحثوں میں پڑ کر آج تک میں نے کبھی تسلی بخش نتیجہ نکلتے دیکھا نہیں۔ مسلسل سالہا سال سے ایک دوسرے پر الزام تراشیاں جاری رہتی ہیں۔ اور ایک بھی فریق یہ نہیں مانتا کہ قصور میرا تھا اس کا نہیں تھا۔ پس ایسی صورت میں جب بھی کامیابی ہوئی ہے وہاں اس وقت ہوئی ہے جب "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول" کا مضمون چلا ہے۔

بعض دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نمائندگی کا حوالہ دے کر، یہ بتا کر کہ اللہ تعالیٰ نے آج مجھے آپ ؐ کی نمائندگی کے منصب پر فائز فرمایا ہے میں آپ سے کہتا ہوں کہ ان جھگڑوں کو چھوڑ دیں اور بھول جائیں۔ جہاں دلوں میں اطاعت کا جذبہ تھا جہاں اللہ کی محبت اس حد تک غالب تھی کہ محمد ؐ رسول اللہ کے نام پر اللہ کے نام کے اوپر ان سے انکار ممکن نہیں رہا وہاں بسا اوقات یہ بھی ہوا کہ ان لوگوں نے سب جھگڑے بھلا دئے، یہ بحث ترک کر دی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے پھر وہ یک جان ہو گئے۔ پس اس آیت کے ہر حصے کا ہر دوسرے حصے سے گہرا تعلق ہے اللہ اور رسول کی اطاعت کے بغیر یک جہتی نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ وحدت نصیب نہیں ہو سکتی جس کے بغیر آپ کبھی بھی غیر اللہ سے مقابلے نہیں کر سکتے۔ اس وحدت کے بغیر آپ میں طاقت ہی نہیں کہ آپ غیر اللہ سے مقابلہ کر سکیں۔

اور یہی آج خصوصیت سے بعض جماعتوں میں بلا بنی ہوئی ہے کہ سال ہا سال کی نصیحتوں کے باوجود ان کی بحثیں، ان کے جھگڑے ختم نہیں ہوتے۔ لیکن گزشتہ کچھ عرصے سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اگر ایک فریق کو کاٹ کر الگ کر دینا پڑے تو اب میں اس سے گریز نہیں کروں گا۔ کیونکہ آج وہ دور آ چکا ہے ہم اس زمانے میں داخل ہو چکے ہیں جب کہ دعوت الی اللہ بڑے زور اور شان اور طاقت کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ تمام دنیا کے ممالک میں خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک انقلاب برپا ہو رہا ہے۔ پس ان چند لوگوں کی خاطر، ان کی دلداریوں کی خاطر کہ ان کے دل نہ ٹوٹیں، نظام جماعت سے الگ ہو کر ان کے دوستوں کو ٹھوکر نہ لگے کب تک جماعتی نقصان برداشت کرتے رہیں گے۔ پس یہ آخری تنبیہہ ہے۔ بعض صورتوں میں میں ایسے اقدام کر چکا ہوں اگرچہ میرے دل پر یہ بہت بوجھل ہوتی ہے۔ لیکن باقی جگہ بھی اب وہی جماعت رہے گی جو ایک ہے۔ اور اختلاف آپس میں طے ہوں یا نہ ہوں نظام جماعت کے نمائندے جب آخری فیصلہ کریں گے اگر وہ غلط ہے تو خدا پر ہے کہ وہ خود اس کے نتیجے میں کسی مظلوم کی اشک شوئی فرمائے اور اللہ ہی پر ہے کہ وہ دلوں پر نظر ڈالتا ہے کہ کس نے فیصلے کس نیت سے کئے تھے۔ یہ فیصلے پھر خدا کے ہاتھ میں ہونگے مگر اس دنیا میں بہرحال وحدت کے قیام کی خاطر تمام جماعت کو ایک ملت واحدہ بنانے کے لئے تمام تفریقوں کو مٹانا ہوگا اور یہی نصیحت ہے اس آیت کی۔ اور اس کے متعلق میں پھر عرض کرتا ہوں کہ صبر کے بغیر یہ بات ممکن نہیں۔

فیصلوں کے متعلق بھی اگر آپ سر تسلیم خم کرنا چاہیں، اطاعت پر تیار بھی ہوں تو بسا اوقات دل بہت صدمہ محسوس کرتا ہے ایسا شخص جو سمجھ رہا ہو اور یقین رکھتا ہو چاہے اس کا یقین غلط ہی کیوں نہ ہو کہ فلاں نے مجھ پر زیادتی کی تھی اور نظام جماعت کا نمائندہ آیا اس نے فیصلہ اس کے حق میں کر دیا اور مجھ پر دباؤ ہے کہ میں اپنی انا توڑ کر اس کے سامنے جھک جاؤں اس کی طرف صلح کا ہاتھ بڑھاؤں تو بڑے دکھ کا معاملہ ہے اس کے دل کی کیفیت میں اپنے ذہن کو منتقل کر کے دیکھیں تو بعض دفعہ اس پر شدید ابتلاء آجاتا ہے جو آخر وقت تک اپنے آپ کو سچا سمجھ رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "واصبروا" صبر سے کام لو صبر ہی ان باتوں کا علاج ہے۔ اور جو اللہ کی خاطر صبر کرتا ہے اس کا اجر اللہ پر ہے۔ پس یہ نقصان کا سودا نہیں۔ دنیا کی نظر میں، برادری کی نظر میں اگر کچھ انسان خفت بھی محسوس کرے مگر اگر رضاء باری تعالیٰ کی خاطر ہے تو اللہ اس کا اتنا اجر عطا فرمائے گا کہ آپ کی نسلیں بھی ان فضلوں کو سنبھال نہیں سکیں گی۔ پس صبر کے رستے پر ہی اللہ کی رضا ہے اسی رستے پر صبر کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔

اللہ اور رسول کی اطاعت کے بغیر یک جہتی نصیب نہیں ہو سکتی۔ وہ وحدت نصیب نہیں ہو سکتی جس کے بغیر آپ کبھی بھی غیر اللہ سے مقابلہ نہیں کر سکتے

پھر دوسری آیت کریمہ جو میں نے آج کے مضمون کے لئے چنی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۰﴾
فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰٓى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ (المومنون . ۱۱۰ تا ۱۱۲)

پس دعوت الی اللہ کرنے والوں کے لئے بھی صبر کی ضرورت ہے۔ دعوت الی اللہ کی تیاری کے لئے صبر کی ضرورت ہے اور دعوت الی اللہ کے نتیجے میں جو لوگ ہدایت کا فیض پاتے ہیں وہ بھی صبر پر گامزن ہوں تو وہ آسمانی فیوض کو حاصل کرتے ہیں۔ ورنہ ان کی دنیاوی کوشش اور جدوجہد اور خدا کی خاطر تکلیف اٹھانا اگر صبر سے عاری ہو جائے تو وہ اپنے پھلوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پس آنے والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کیونکہ ہر نیا آنے والا جو اللہ کی آواز پر لبیک کہتا ہے وہ لازماً ایک ابتلاء کے دور سے گزارا جاتا ہے۔ اور خدا کی تقدیر یہی ہے کہ دعوت الی اللہ کے ساتھ ابتلاء بھی پھیلتے چلے جائیں اور دعوت الی اللہ کے نتیجے میں آنے والوں کو بعض دفعہ اپنے سامنے آگ دکھائی دے اس آگ میں سے گزریں تو پھر وہ جنت تک پہنچ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی کون سا ذریعہ ہے جسے اختیار کریں تو اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر لیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "انی جزیتھم الیوم بما صبروا" میں نے انہیں آج کے دن جزا دی ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر اختیار کیا "انھم ھم الفائزون" اور یہ تو مقدر ہے، طے شدہ بات ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

پہلی آیات میں جو میں نے تلاوت کیں خدا تعالیٰ نے آنے والوں کی قربانیوں اور ابتلاؤں کا ذکر فرمایا ہے لیکن اس رنگ میں کہ سارا دور انہوں نے دعائیں کرتے گزارا ہے۔ اللہ کا فضل چاہتے ہوئے، اسی سے رحم کے طلب گار ہوتے ہوئے، مسلسل دعامیں مصروف لوگ تھے جن کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اور چونکہ وہ دعائیں کرتے رہے اللہ سے رحم طلب کرتے رہے اس لئے اللہ ہی نے ان کو صبر کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جنہوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہمارا رب ہے، جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے "آمنا" یہ کہہ کر ہم ایمان لے آئے ہیں محض اللہ کو رب سمجھتے ہوئے اسی پر توکل رکھتے ہوئے غیر اللہ کی نفی کرتے ہوئے جو ایمان کی دعوت ہمیں پہنچی ہم نے اس پر لبیک کہہ دیا "فاغفرلنا" پس اے ہمارے رب اب ہم سے بخشش کا سلوک فرما "وارحمنا" اور ہماری حالت پر رحم فرما "وانت خیر الراحمین" اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

یہاں نئے آنے والوں کا بخشش طلب کرنا تو سابقہ گناہوں کے تعلق میں ہے۔ رحم ان مظالم کے نتیجے میں ہے جو دشمن کر رہا ہے۔ ان سے تو رحم کی توقع نہیں دشمن تو مظالم کرتا ہے اور کرتا چلا جائے گا مگر ان کے مظالم کے نتیجے میں اللہ سے رحم مانگا جا رہا ہے۔ اور دوسرا یہ بھی اس میں حکمت کی بات سمجھائی گئی ہے کہ نئے آنے والے جب تکلیفوں اور مصیبتوں میں سے گزریں تو لوگوں سے رحم نہ مانگا کریں بلکہ جس کو رب بنایا تھا جس کی خاطر ایمان لائے اسی سے رحم طلب کیا کریں۔ اور یہ خاص طور پر آج کے دور میں سمجھانے کے لائق ہے کیونکہ پاکستان میں خصوصیت کے ساتھ جب بھی کوئی احمدی ہوتا ہے اس پر مصیبتوں کا ایک بظاہر نہ ختم ہونے والا دور شروع ہو جاتا ہے، ہر قسم کے ابتلاؤں سے آزمایا جاتا ہے، اس کے اپنے چھوڑ دیتے ہیں، اس کے دوست دشمن بن جاتے ہیں، یہاں تک کہ بعض دفعہ بہن بھائی بھی اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اس نے احمدی ہو کر ہماری ناک کاٹ دی ہے اپنی دنیاوی عزتوں کی خاطر وہ اپنے جگر گوشے کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ مصائب ہیں جن سے کئی لوگ گزرتے ہیں۔ کئی ایسے ہیں جو کنگال ہو گئے، جو گھروں سے نکالے گئے، جائیدادوں سے عاق کئے گئے۔ اور اس کے باوجود وہ اللہ کے فضل کے ساتھ کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلاتے، اپنے درد کے تذکرے اگر کرتے بھی ہیں تو کسی لالچ، یا مدد کی تمنا کی توقع کے ساتھ نہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ جب کسی نومبائع نے اپنے دردناک حالات مجھے لکھے تو باوجود اس کے کہ اس نے کچھ مانگا نہیں تھا میں نے اس کے نتیجے میں جماعت کو ہدایت کی کہ فوری طور پر رابطہ کریں اور جس حد تک ممکن ہے ان کی مدد کریں۔ تو جواب آیا کہ انہوں نے جواباً یہ کہا ہے کہ ہم خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں گے جیسی روکھی سوکھی مہیا ہوئی وہی کھا کر گزارہ کریں گے مگر ہم کسی سے دنیا میں مدد کے محتاج نہیں ہیں، نہ ایسی مدد قبول کریں گے۔ پس بڑے عزت والے لوگ ہیں، بڑے سربلند انسان ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو خدا کے حضور سربلندی عطا کی جاتی ہے، جو خدا کے سامنے جھکتے ہیں اور غیر اللہ کے سامنے نہیں جھکتے۔ وہ اپنوں کے سامنے بھی سر جھکانے سے حیا محسوس کرتے ہیں۔ انہیں کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "انی جزیتھم الیوم بما صبروا" آج کے دن ان کی جزاء مجھ پر ہے اور میں ہی جزاء دوں گا کیونکہ انہوں نے صبر کے حیرت انگیز نمونے دکھائے "انھم ھم الفائزون" اور یہی وہ گروہ ہے جو دراصل غالب آیا کرتا ہے۔ پس نومبایعین میں اگر ایسے لوگوں کی تعداد بڑھے جو تبلیغ کرنے والا ان کو سمجھاتا رہے شروع سے آخر تک کہ جس خدا کی خاطر تم نے ہدایت کو قبول کیا ہے وہ خدا اب تمہارا ذمہ دار ہے اور اس کے سوا کسی اور کی طرف نظر نہ کرنا۔ اگر یہ سمجھا کر اس کو آخری فیصلہ کرتے ہوئے بیعت پر آمادہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ وہ گروہ ہے جو غالب آنے والا ہے پھر۔

اس دنیا میں بہرحال وحدت کے قیام کی خاطر تمام جماعت کو ایک ملت واحدہ بنانے کے لئے تمام تفریقوں کو مٹانا ہوگا

ایسے نئے بیعت کرنے والے کثرت سے دوسروں کی بیعت کرواتے ہیں اور اپنے سارے ماحول کو تبدیل کر دیا کرتے ہیں اور اس کی بھی بہت سی مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ شروع میں تکلیفیں اٹھائیں، ثابت قدم رہے مگر کچھ عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے دن بدلنے شروع کئے۔ ابھی دو دن پہلے ایک خط اسی موضوع پہ ملا جس میں بتایا گیا تھا کہ ایک نوجوان نے جب بیعت کی ہے تو اس کو مارا کوٹا گیا، بند رکھا پہلے گھر میں، پھر جب وہ بالآخر رہائی پا کر باہر نکلا تو ہر قسم کی مصیبتیں اس نے برداشت کیں۔ مزدوریاں کیں لیکن اپنے پاؤں پر کھڑا رہا۔ بالآخر اس کی ماں کا دل پسیجا اس نے واپس بلایا اور جب دیکھا کہ اس کی کایا پلٹی ہوئی ہے، یہ تو پانچ وقت کا نمازی بن گیا ہے، تہجد گزار ہے تو اس نے اپنے باقی بچوں کو بھی سمجھایا کہ تم کیا کر رہے ہو، کس کی دشمنی کر رہے ہو، یہ تو پہلے سے بہت بہتر ہو گیا ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر سارے گھر کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ تو "ھم الفائزون" کا یہ مضمون ہے جو آئندہ تو جاری ہوگا اس دنیا میں بھی جاری ہوتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو غلبے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ ان کے خمیر میں غالب آنا رکھا گیا ہے۔ پس دعوت الی اللہ کریں تو ایسے خدا کے کامل عاجز بندے بنائیں جن کا سر خدا کے حضور ہمیشہ جھکا رہے لیکن غیر اللہ کے سامنے سر جھکانا وہ نہ جانتے ہوں۔ ان کے ضمیر کے خلاف، ان کے خمیر کے خلاف یہ بات ہو جو خدا کے سوا کسی کے سامنے سر جھکا دیں۔ ضرور ان کو سرافراز کیا جائے گا اور ضرور یہی ہیں جنہیں ہمیشہ سرافراز کیا جاتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد ما فتنوا" پھر ایسے بھی لوگ ہیں تم میں سے جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ ان کو مصیبتوں میں مبتلا کیا گیا، بعد اس کے کہ ان کو مخالفت کے عذاب میں بھونا گیا۔ "فتنوا" کا ایک یہ بھی مطلب ہے آگ پر بھوننا اور ابتلا میں ڈالنا بھی "فتن" کا مطلب ہے تو آزمائشوں میں ڈالے گئے اور دردناک عذاب پر بھونے گئے۔ اس کے نتیجے میں انہوں نے ہجرت اختیار کی۔ مگر ہجرت کس چیز سے کس کی طرف۔ اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف ہجرت کی اور اب ان باتوں کو چھوڑا نہیں جن کے نتیجے میں ان پر ابتلاء آتا تھا۔ ایک بہت ہی پیارا مضمون ہے جس کو دیکھ کر

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA

VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD,
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.

S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TELEPHONE 0276 20916 FAX 0276 678740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

Earlsfield Properties
RENTING AGENTS 081 877 0762
PROPERTIES WANTED IN ALL AREAS FOR WAITING TENANTS

انسان کی روح اس پر نچھاور ہونے لگتی ہے۔ فرمایا میری راہ میں ہجرت کرنے والے ان پاک عادات سے نہیں بھاگتے جن عادات کے نتیجے میں ان پر مصیبتیں توڑی جاتی ہیں۔ اس لئے ہجرت کے باوجود ان کو بزدل نہیں کہا جاسکتا۔ جن خصائل کی وجہ سے، جن عادات کی وجہ سے، جس دعوت الی اللہ کی وجہ سے ان کو پہلے آزمایا گیا تھا، پہلے مشکلات میں ڈالا گیا تھا۔ جب ہجرت کرتے ہیں تو پھر انہی باتوں کی تکرار کرتے ہیں۔

دعوت الی اللہ کی تیاری کے لئے بھی صبر کی ضرورت ہے اور دعوت الی اللہ کے نتیجے میں جو لوگ ہدایت کا فیض پاتے ہیں وہ بھی صبر پر گامزن ہوں تو وہ آسمانی فیوض کو حاصل کرتے ہیں

فرمایا "ثم جاھدوا وصبروا" نکالے گئے تھے، گھر چھوڑنے پڑے تھے، ان مصیبتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پھر جب باہر نکلے پھر وہی کام شروع کر دیا۔ ایک لحظہ کے لئے بھی دعوت الی اللہ سے باز نہیں آئے۔ فرمایا "ان ربک من بعدھا لغفور رحیم" (النحل: ۱۱۱)۔ "من بعدھا" کا مضمون بھی بہت عجیب ہے۔ فرمایا "غفور رحیم" تو ہے لیکن بعض مہاجر ایسے ہیں جو اپنی نیک صفات سے بھی ہجرت کر جاتے ہیں۔ جن للہی باتوں کی وجہ سے دنیا ان کی دشمن ہوتی ہے اس کے نتیجے میں گھر چھوڑتے تو ہیں لیکن بعض بدنصیب ایسے ہیں کہ ان عادتوں سے بھی ہجرت کر جاتے ہیں۔ ان کے لئے خدا کا یہ وعدہ نہیں ہے کہ وہ اللہ کو غفور اور رحیم پائیں گے۔ ان کے لئے وعدہ ہے کہ تکلیفوں سے ہجرت کرتے ہیں مگر اللہ کی خاطر ان کاموں سے ہجرت نہیں کرتے جن کاموں کے نتیجے میں ان کو تکلیفیں دی گئی تھیں۔ پس جب بھی ایسے مہاجروں پر نظر پڑتی ہے جو پاکستان سے آکر جرمنی میں آباد ہوئے یا انگلستان میں آباد ہوئے یا دوسرے ممالک میں جا بسے اور پھر بھی تبلیغ میں اسی طرح منہمک اور مصروف ہیں جس طرح پہلے مصروف تھے تو یہ آیت مجھے ان کو سلام بھیجنے پر مجبور کرتی ہے۔ میرے دل کی محبت ان کے لئے اچھلتی ہے کہ اے مبارک لوگو خدا نے تمہارا ہی ذکر قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ ان نیکیوں کے نتیجے میں مصیبتیں سہیڑتے ہوئے اپنے آپ کو آگ پر بھنتا ہوا دیکھنے کے باوجود اور اس کا مزہ چکھنے کے باوجود تم نکلے ہو تو پھر انہی کاموں میں مصروف ہو گئے ہو۔ اب تمہارا اجر خدا پر ہے، وہ تمہیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ یہ صبر دکھانے والے ہیں جن کا صبر خدا کے ہاں منظور ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نگاہیں ان پر پڑتی ہیں۔ فرمایا، ہاں اس کے بعد جب وہ دوبارہ یہی حرکت کرتے ہیں تو اللہ کو بہت پیارے لگتے ہیں۔ سارے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ ایسے رحم کا مورد بنتے ہیں جو بار بار ان پر نازل ہوگا۔ کیوں کہ رحیم اس ذات کو کہتے ہیں جو رحم فرماتی ہے اور پھر رحم فرماتی ہے اور رحم فرماتی چلی جاتی ہے۔ تو کیسا نیک انجام ہے مگر صبر کے نتیجے میں نصیب ہوا اور یہاں صبر کا معنی نیکیوں سے چمٹا رہنا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے صبر کی یہ تعریف فرمائی کہ صبر محض مصیبتوں پر ثابت قدم رہنے کا نام نہیں صبر نیکیوں سے چمٹ جانے کا نام ہے، خواہ جو کچھ بھی ہو ایک نیکی جو اختیار کر لی جائے پھر اسے انسان کبھی بھی نہ چھوڑے۔

پھر آل عمران کی آیت ۱۲۱ ہے جس میں یہ صبر کا مضمون ایک اور رنگ میں پیش فرمایا گیا ہے:

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿۱۲۱﴾ (آل عمران . ۱۲۱)

تم ایک خدا کے بھیجے ہوئے پر ایمان لے آئے ہو اور اس کے ایمان کے نتیجے میں لازماً تمہیں سزائیں دی جائیں گی اور دی جارہی ہیں اس کے سوا کوئی برائی نہیں جو تم میں دیکھتے ہوں۔ اب ان کی دشمنی کی حالت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ "ان تمسسکم حسنۃ تسوءھم" تمہیں جو بھی اچھی بات پہنچے ان کو تکلیف دیتی ہے۔ اس لئے خواہ تم تبلیغ کرو یا نہ کرو اب ان کی دشمنی کے دائرے سے باہر نکل ہی نہیں سکتے سوائے اس کے کہ اللہ تم پر فضل کرنا چھوڑ دے۔ کیا تم یہ پسند کرو گے کہ ان کی دشمنی سے بھاگنے کی خاطر خدا کے فضلوں سے محروم رہ جاؤ اور اللہ آئندہ سے تم پر فضل نازل کرنا بند کر دے، یہ تو نہیں ہو سکتا۔

فرمایا پس جتنی بھی تمہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے حسنات پہنچتی ہیں، نعمتیں عطا ہوتی ہیں اللہ کی طرف سے فضل تم پر نازل ہوتے ہیں، ہر فضل ان کو تکلیف پہنچاتا ہے۔ "وان تصبکم سیئۃ یفرحوا بھا" اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچ جائے، کوئی برائی پہنچے تو اس پر یہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ اب ایک بات تو خاص طور پر قابل ذکر یہ ہے کہ "حسنۃ" کا لفظ بھی بڑا وسیع ہے اور "سیئۃ" کا بھی۔ "سیئۃ" سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ کوئی ایسی تکلیف پہنچے جو بدنی طور پر آپ کے لئے نقصان دہ ہو یا مالی طور پر نقصان دہ ہو یا جانی طور پر نقصان دہ ہو۔ "سیئۃ" عادات کے بد ہونے کا نام بھی ہے۔ اگر آپ نیکیوں سے پھر جائیں، اگر بدیوں کا شکار ہو جائیں تو یہ لوگ بہت خوش ہونگے۔

پس ہجرت کرنے والے بھی اور وہ بھی جو ہجرت کے بغیر، ہجرت سے پہلے ایک معاند ماحول میں زندگی بسر کر رہے ہیں انکے لئے اس میں بہت بڑی نصیحت ہے کہ تم خدا کی خاطر ایک ایسے راستے پر چل پڑے ہو جہاں خدا کے فضل نازل ہونگے لیکن ہر فضل غیر کو تمہیں مصیبت پہنچانے پر اور بھی زیادہ اکسائے گا اور ہر فضل کے نتیجے میں ان کی دشمنیاں بڑھتی چلی جائیں گی اور پھر یہ چاہیں گے کہ تم بد ہو جاؤ، تمہارے اندر برائیاں گھر کر جائیں۔ ہر قسم کے عیوب جو ان میں پائے جاتے ہیں وہ تمہارے اندر بھی دوبارہ داخل ہو جائیں یا اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی حادثاتی طور پر تمہیں تکلیف پہنچ جائے تو یہ ساری چیزیں مل کر ان کے لئے خوشیوں کا موجب بنتی ہیں۔ اس کا علاج کیا ہے۔ فرمایا "وان تصبروا" اگر تم صبر سے کام لو "وتتقوا" اور تقویٰ اختیار کرو۔ صبر سے کام لو تو واضح ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ کن معنوں میں؟

یہاں دو پہلو ہیں جن کا ذکر کھول کر کرنا ضروری ہے کیونکہ وعدہ یہ ہے "لا یضرکم کیدھم شیئا" پھر تمہیں ان کی کوئی سکیم، کوئی سازش بھی، کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ پس یہ مسئلہ بہت اہم ہے۔ کیا کریں ہم کہ دشمن دانتوں میں رہتے ہوئے زبان دانتوں کی ضرب سے ہمیشہ محفوظ رہے۔ اپنے دانت بھی بے احتیاطی سے اپنی زبان کو کاٹ جاتے ہیں۔ لیکن اگر زبان دشمن دانتوں میں گھری ہوئی ہو پھر اس کا بچ نکلنا امر محال دکھائی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے ہم تمہیں ترکیب بتاتے ہیں "تصبروا و تتقوا" صبر سے کام لو اور "تتقوا" کا ایک معنی ہے حتی المقدور احتیاطی تدابیر اختیار کرو اور دوسرا معنی ہے اللہ سے ڈرو غیر اللہ سے نہ ڈرو۔ تو فرمایا یہ تم پر شرط ہے کہ ایسے حالات میں صبر کرتے ہوئے احتیاطی تدابیر ضرور اختیار کرو لیکن دشمن سے ڈرتے ہوئے نہیں بلکہ اللہ سے ڈرتے ہوئے اور محض اسی سے ڈرتے رہو۔ اگر تم یہ شرائط پوری کرو گے تو خدا کا وعدہ ہے "لا یضرکم کیدھم شیئا" کہ ان کی کوئی تدبیر، کوئی ترکیب، کوئی سازش تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ "ان اللہ بما یعملون محیط" اس لئے کہ خدا ان کے تمام اعمال کا گھیرا لئے ہوئے ہے۔ ان کے ارد گرد جو شر پھیل رہے ہیں وہ سب خدا کے گھیرے میں ہیں۔ جب تک خدا اس گھیرے کو توڑ کر کسی تک وہ شر پہنچنے نہیں دیتا، ناممکن ہے کہ ان کا شر از خود دوسروں پر پھلانگ سکے اور ان کے اوپر حملہ کر سکے۔ پس تم اس گھیرے کے نتیجے میں جو خدا تعالیٰ تمہاری ہی خاطر ان کے گرد باندھے ہوئے ہے اس شر کے دائرے سے باہر رہو گے لیکن صبر سے کام لینا ہے اور تقویٰ اختیار کرنا ہے۔

امر واقعہ یہی ہے آپ گرد و پیش کے حالات پر نظر ڈال کر دیکھیں کہ ہر دشمن کی سکیم کے گرد خدا نے کچھ گھیرے ڈالے ہوئے ہیں ورنہ وہ چاہتے تو بہت کچھ ہیں۔ ان کے دل کے بغض تو ہر وقت کھولتے ہیں، ایک قسم کی جہنم میں مبتلا لوگ ہیں اور ہر وقت احمدیت کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ان کا شر اچھل کر باہر نہیں نکلتا۔ نکلتا ہے تو بہت تھوڑا اور بہت معمولی سا ابتلاء پیدا کرتا ہے اس کی بھی الگ حکمت ہے اور اس نقصان کو بھی اللہ تعالیٰ پیش نظر رکھتے ہوئے فرما رہا ہے کہ تمہیں کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچ سکے گا۔ "شیئا" سے مراد یہ نہیں ہے کہ ذرہ بھر بھی۔ ذرہ بھر نقصان سے مراد یہ نہیں ہے کہ کوئی تکلیف بھی تمہیں نہیں پہنچے گی۔ اگر یہ معنے لئے جائیں تو تاریخ اسلام بالکل بے معنی دکھائی دے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑھ کر صبر کرنے والا اور تقویٰ کرنے والا اور کوئی وجود نہیں تھا۔ اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بعض تکلیفیں پہنچتی رہیں اور اگر تکلیفیں پہنچیں ہی نہ تو صبر کا پھر کیا تعلق ہوا۔ صبر کا لفظ بتا رہا ہے کہ کچھ تکلیفیں ضرور پہنچیں گی۔ پس "یضرکم کیدھم شیئا" سے مراد یہ ہے کہ تمہارے مقاصد کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے۔ جن عظمت کی راہوں پر تم گامزن ہو کوئی ان کی شرارت تمہاری راہ نہیں روک سکے گی، تمہارے قدم نہیں تھام سکے گی، تم مسلسل آگے بڑھتے رہو گے اور جو دکھ تمہیں پہنچے گا اس کے مقابل پر فضل اتنے نازل ہو رہے ہونگے کہ وہ دکھ تمہیں بالکل بے معنی اور بے حقیقت سا دکھائی دے گا، یوں لگے گا جیسے کانٹا سا چبھ گیا ہے۔ اور یہی صورت حال ہے جو اسلام کے دور اول کی تاریخ ہمارے سامنے کھول کر پیش کر رہی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے غلاموں نے صبر کے عظیم نمونے دکھائے اور تقویٰ کی باریک ترین راہوں پر گامزن رہے اور بڑے صبر کے ساتھ تقویٰ کے ساتھ چمٹے رہے اور اس بڑی وسیع

MARMALADE - YOGHURT - KONFITURE
FILLER
FULLY AUTOMATIC FILLING AND SEAMING
HAMBA 2400 TUMBLE FILLER
OUTPUT: 2.400 TUMBLER PER HOUR
VOLUME: 55mm/75mm ALSO 95 mm
REQUIREMENT: 3 kw - WEIGHT: 600 kg
FOR FURTHER INFORMATION, PLEASE CONTACT:
2nd HAND MAC
BONGARTSTR. 42/1, 71131 JETTINGEN, GERMANY
TELEPHONE AND FAX NO. 07452/78184

M.A. AMINI TEXTILES
SPECIALISTS IN: FABRIC PRINTING, PRINTED 90" COTTON & CRIMPLENE, QUILT & BED SETTEE COVERS, PRAYER MATS, BEDDINGS ETC., ETC.
PROVIDENCE MILL, 108 HARRIS STREET, BRADFORD BD1 5JA
TEL: 0274 391 832 MOBILE: 0836 799 469
81/83 ROUNDHAY ROAD LEEDS, LS8 5AQ
TEL: 0532 481 888 - FAX NO. 0274 720 214

جدوجہد میں جو قرآن کے ذریعے بھی جاری تھی اور جہاد اکبر بھی مسلسل چل رہا تھا۔ اور قتال کے ذریعے بھی جاری تھی اور جہاد اصغر بھی مسلسل جاری تھا اور نفس کی تربیت کے ذریعے بھی جاری تھی۔ پس یہ عظیم جدوجہد جو تمام زندگی کے دائروں پر پھیلی پڑی تھی اس میں مسلسل انہوں نے صبر سے کام لیا اور تقویٰ پر گامزن رہے۔ اس کے نتیجے میں جو ان کو تکلیفیں پہنچی ہیں خدا کے فضلوں کے مقابل پر ایسی حقیر اور بے معنی دکھائی دیتی ہیں کہ اس کے متعلق اگر موازنہ کر کے دیکھیں تو آپ کہہ سکیں گے کہ کچھ بھی نہیں ہوا۔ کسی کروڑ پتی کا ہزار روپیہ کا نقصان ہو جائے تو نقصان تو ہے مگر وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس غم میں ہلاک ہو جائے کہ میرے ایک ہزار روپے ضائع ہو گئے۔ ہو سکتا ہے کروڑ ہی ضائع ہو جاتے۔ تو وہ ہلکی سی تخفیف کی نظر ڈال کر دیکھے گا ہزار روپے کا کیا فرق پڑتا ہے۔ کچھ بھی نہیں بالکل۔ مجھے تو کوئی بھی نقصان نہیں ہوا۔

دعوت الی اللہ کریں تو ایسے خدا کے کامل عاجز بندے بنائیں جن کا سر خدا کے حضور ہمیشہ جھکا رہے لیکن غیر اللہ کے سامنے سر جھکانا وہ نہ جانتے ہوں

پس یہ ان کی نفسیاتی کیفیت ہے جو بیان کی جا رہی ہے۔ یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ تمہیں کسی قسم کی کوئی اذیت نہیں پہنچے گی اگر اذیت نہ پہنچنی ہوتی تو صبر کا مضمون مذکور ہی نہ ہوتا۔ صبر کے مضمون کا کوئی اس بات سے تعلق ہی نہ ہوتا۔ پس قرآن کریم کا وہی معنی کیا جائے گا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی اور آپؐ کے صحابہ کے حالات پر اطلاق پاتا ہو اور اس سے تضاد نہ رکھتا ہو۔ پس آپ بھی ان معنوں میں صبر اختیار کریں اور تقویٰ اختیار کریں جو دشمن میں گھرے ہوئے ہیں خدا کا ہر فضل ان کی دشمنی کو بڑھا رہا ہے۔ اور ہر تکلیف جو آپ کو پہنچتی ہے یا ہر برائی جو آپ اپنے اندر داخل ہونے دیتے ہیں وہ ان کی خوشیوں کا موجب بنتی ہے۔ پس دعا اور استغفار سے کام لیتے ہوئے اگر آپ صبر اور تقویٰ کی راہ اختیار کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں یوں معلوم ہوگا جیسے تمہیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا۔ اور اللہ تعالیٰ دشمن کو ہمیشہ اپنے گھیرے میں رکھے گا اور اس کا شر اس گھیرے سے اچھل کر، باہر آکر تمہیں کوئی حقیقی اور گہرا گزند نہیں پہنچا سکتا، ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

پھر فرمایا اگر مقابلے ہوں تو کیا کرنا ہے۔ اگر بعض دفعہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ جوابی کاروائی کر بیٹھو کیونکہ تم سے صبر نہ ہو تو اس صورت میں کیا نصیحت ہے، فرمایا "فان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به" اگر تم ان کو سزا دو "فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به" تو اتنی ہی سزا دو جتنا تمہیں نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اور ہرگز اعتدال سے تجاوز نہیں کرنا۔ لیکن ہم پھر تمہیں توجہ دلاتے ہیں "ولئن صبرتم لهو خير للصابرين" اگر تم صبر سے کام لو تو صبر سے کام لینا تو صبر سے کام لینے والوں کے لئے بہت ہی بہتر ہے۔ پس جب بعض اوقات بعض نوجوان پاکستان کے حالات میں ایک لمبے عرصے تک یک طرفہ تکلیفیں برداشت کرتے رہتے ہیں تو اچانک بعض دفعہ ان کا صبر کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے اور وہ جوابی کاروائی شروع کر دیتے ہیں۔ مجھے تو اکثر اطلاع اس وقت ملتی ہے جب ہو چکا ہوتا ہے معاملہ۔ اور اس کے نتیجے میں پھر خصوصیت سے یہ دعا بھی کرنی پڑتی ہے کہ ان کی ایک غیر حکیمانہ حرکت کے نتیجے میں، صبر سے عاری حرکت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ دوسرے معصوم احمدیوں کو غیروں کے شر سے بچائے رکھے۔ کیونکہ صبر کا دامن چھوڑنے کا ایک یہ بھی نقصان ہے کہ جس شخص نے اپنے دل کا غصہ نکال لیا اسے تو بظاہر ٹھنڈ پڑ گئی لیکن وہ معصوم جو بالکل نہتے اور بے بس پڑے ہوئے ہیں اور ہر طرف دشمن کے گھیرے میں ہیں بعض دفعہ اس شخص کا بدلہ جو اپنے دل کے جوش کو نکال لیتا ہے ان معصوموں سے لیا جاتا ہے جن کا ایک ذرہ بھی اس میں قصور نہیں ہوتا۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو صبر سے کام لینا، صبر بہتر ہے بہرحال۔ لیکن اگر کبھی کوئی شخص مجبور ہو جائے تو اتنا ہی بدلہ لے جتنا اس سے زیادتی کی گئی ہے۔ اگر انصاف کے ساتھ اتنا ہی بدلہ لیا جائے تو بسا اوقات اس کا یہ بھی فائدہ پہنچتا ہے کہ سوسائٹی جو حالات سے واقف ہوتی ہے وہ باتیں شروع کر دیتی ہے کہ اس نے کیا تو ہے یہ، لیکن اس کے ساتھ ایسا ہی ہوا تھا اور اس نے بدلہ لیتے وقت ذرا بھی زیادتی نہیں کی۔ چنانچہ پھر گردوپیش اس کے حق میں ایک رائے قائم ہونی شروع ہو جاتی ہے اس کی تائید میں آوازیں اٹھنے لگتی ہیں۔ کیونکہ وہ انصاف پر قائم رہا اور ایسے واقعۃً بہت سے امور مجھ تک پہنچتے ہیں۔ یعنی یہ فرضی بات نہیں کہ کبھی کسی نوجوان سے غلطی ہوئی اور اس نے زیادتی میں تجاوز نہیں کیا تو اردگرد کے لوگ بیچ میں داخل ہوئے اور اس شرارت کو بڑھنے اور پھیلنے سے روک دیا۔ مگر حقیقی بات جو دائم یاد رکھنے کے لائق ہے وہ یہی ہے "ولئن صبرتم لهو خير للصابرين" اگر تم صبر سے کام لوگے تو یہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت بہتر ہے۔

آپ کی دعوت الی اللہ بھی سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اختیار کرنے کے نتیجے میں کامیاب ہوگی

اب اس کے بعد یہ مضمون اپنی انتہا کو پہنچایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "واصبر" اے محمدؐ تو صبر کر۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پر کچھ ایسے بھی لمحے گزرے تھے جب خدا کو یہ کہنا پڑے کہ صبر سے کام لینا، صبر کا دامن نہ چھوڑنا۔ اگر کوئی یہ ترجمہ کرے تو بالکل غلط ہے کیونکہ یہ آیت کریمہ خود اس مضمون کو آگے کھول رہی ہے اور یہ غلط ترجمہ کرنے سے جو بعد میں انتہائی گہرے حکمت کے موتی اس آیت میں چھپے ہیں ان سے آپ کی نظر محروم رہ جائے گی، وہاں تک پہنچ نہیں سکے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تو صبر کے ساتھ پیدا کئے گئے تھے۔ بہت بچپن ہی میں آپ کی فطرت میں صبر گوندھا گیا تھا۔ نہایت دردناک حالات سے پے در پے گزرے۔ باپ کا صدمہ ایسا کہ کبھی اس کا منہ نہ دیکھا۔ پیدا بعد میں ہوئے اور باپ کی شفقت سے محروم ہی پیدا ہوئے۔ ماں کا صدمہ ایسا کہ جب محبت کی عمر کو پہنچے تو ماں کا سایہ بھی سر سے اٹھ چکا تھا۔ جس دادا نے پالا وہ بھی چھوٹی عمر میں چھوڑ کر چلا گیا۔ اور پھر خدا تعالیٰ نے ایسے وقت پر آپ کو منصب پر فائز کر دیا کہ جو خاندان کی معمولی ہمدردیاں تھیں وہ بھی ہاتھ سے جاتی رہیں۔ سب قریبی دشمن ہو گئے اور خود صبر سے ایسے آزمائے گئے ذاتی طور پر کہ جن صحابہ نے آپ سے محبت کی ان سے بڑھ کر آپ نے محبت کی اور ان سب صحابہ کی تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔ بعض صحابہ آکر شکایت کرتے تھے یا رسول اللہ ہم سے یہ ہو گیا۔ ان کو علم نہیں تھا کہ ان کے دلوں سے بڑھ کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دل میں ان کا دکھ تھا۔ بیٹے پیدا ہوئے ایک کے بعد دوسرا گزرتا گیا اور دشمن طعنے دیتا رہا کہ ابتر ہے، ابتر ہے، ابتر ہے، ایک طرف آپ کی محبت کرنے والی طبیعت کو اپنے معصوم بچوں کی جدائی کا غم، دوسری طرف طعنہ دینے والوں کی تکلیفیں۔ مسلسل صبر کے ساتھ، زبان پر شکوہ لائے بغیر اس بات کا تذکرہ کئے بغیر، خدا کی خاطر صبر پر قائم رہے۔ یہاں تک کہ ایک دفعہ ایک عورت جو اپنے بیٹے کی قبر پر رو رہی تھی اور واویلا کر رہی تھی اس کے پاس سے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ نے فرمایا بی بی صبر کر۔ تو اس نے جواباً کہا، اس کو پتہ نہیں تھا کہ کون ہے، اس نے کہا جس کا بیٹا مرے اس کو پتہ ہوتا ہے۔ اس کو کیا پتہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بیٹے ایک کے بعد دوسرے فوت ہوتے چلے گئے۔ لیکن آپؐ نے اس کو یہ نہیں کہا۔ آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے۔ بعد میں کسی نے کہا تو کیا بات کر بیٹھی ہے۔ کس سے بات کی ہے۔ جب اس کو پتہ چلا کہ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تھے تو دیوانہ وار دوڑتی ہوئی پیچھے گئی اور کہا یا رسول اللہ میں صبر کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا صبر کا تو وہ وقت ہوتا ہے جب کہ صدمہ اپنی انتہا کو پہنچا ہو۔ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مسلسل ان صدمات سے دوچار ہوتے ہوئے ان کے دکھوں میں سے گزرتے ہوئے اس طرح صبر کرتے رہے کہ اگر یہ واقعہ تاریخ میں محفوظ نہ ہوتا تو ہمیں پتہ بھی نہ چلتا کہ ہر بیٹے کی جدائی پر آپ کو کیسا صدمہ ہوا کرتا تھا۔ مگر اللہ کی خاطر صبر کرتے تھے۔ پس یہ آیت "واصبر" ہرگز وہ معنی نہیں رکھتی جو بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ تو بھی صبر کر اور استقلال کے ساتھ دکھوں کو برداشت کر۔ یہ معنی ہرگز نہیں۔ کیونکہ معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وما صبرک الا باللہ" تجھے ہم صبر کا کہہ رہے ہیں جب کہ خدا جانتا ہے کہ تیرا صبر تو تمام تر اللہ کی خاطر ہے اور پہلے ہی سے تو صبر کی حالت میں زندگی گزار رہا ہے۔ پھر یہ صبر کس پر ہے۔ فرمایا، "ولا تحزن عليهم ولا تك في ضيق مما يمكرون" کہ تو اپنے دکھوں پر تو صبر کرتا ہی ہے مگر ان کو جن کو

محمد صادق جیولرز
MOHAMMAD SADIQ JUWELIER
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائینوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:

Hamburg:
Hinter der Markthalle 2
Near, Thalia Theater Karstedt,
20095 Hamburg,
Tel: 040/30399820

Frankfurt:
S. Gilani,
Tel: 069/685893

جرمنی میں گاڑیوں کی حیرت انگیز سستی انشورنس
FRAUEN NUR 125%FUR ANFANGER
MANNER NUR 175%FUR ANFANGER
فوری تفصیلی معلومات کے لئے جوابی خط ارسال کریں
(FUR MJV-VERSICHRUNGBURO)M.HANIF SABIR
37269-ESCHWEGE JASMIN WEG-4, GERMANY

خدا کے عذاب نے آ پکڑنا ہے جن کے متعلق تو بدانجام دیکھ رہا ہے ان کا بھی غم دل کو لگا بیٹھا ہے اور یہ اور طرح کا صبر ہے جس کی بات ہو رہی ہے۔ فرمایا اُن کے بدانجام کو دیکھ کر صبر کر اور ان کی خاطر اتنا غم محسوس نہ کر کہ گویا تو اپنے آپ کو ہلاک کر لے۔ پس صبر کا مضمون ایک نئے آسمان میں بلند ہو چکا ہے۔ نئی رفعتیں حاصل کر چکا ہے یہ کہہ کر کہ اے محمدؐ، صبر کر۔ اللہ فرماتا ہے اللہ جانتا ہے کہ تمام تر تو خدا کی خاطر صبر کرنے والا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ اتنا رحم دل ہے کہ اب دوسروں کے لئے حزیں رہتا ہے دوسروں کے لئے ہر وقت دل میں غم محسوس کرتا ہے اور یہاں "ولا تحزن" کا فقرہ ہرگز حکم کے معنوں میں نہیں ہے بلکہ ایک پیار کا اظہار ہے۔ پیار کا اظہار ہے کہ اللہ کی تیرے حزن پر نظر ہے۔ ورنہ اگر یہ حکم ہوتا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اسی وقت حزن کو چھوڑ دیتے مگر آپ تو مسلسل اسی حزن میں مبتلا رہے یہاں تک کہ جب آپ کے سر کے بال سفید ہوئے تو آپ نے ان بالوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر نے میرے بال سفید نہیں کئے، سورہ ہود میں جب میں نے ان قوموں کے حالات پڑھے جن پر خدا کا غضب نازل ہوا تو ان کے غم نے میرے بال سفید کر دئے۔

محمد مصطفیٰؐ کا صبر اختیار کریں، اسماعیلؑ کا صبر اپنے سینوں میں لگائیں تو یقین رکھیں کہ آپ ہمیشہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ دشمن کی کوئی تدبیر آپ کا ادنیٰ سا بھی نقصان نہیں کر سکے گی

پس وہ لوگ جنہوں نے آئندہ آنا تھا جو محمدؐ رسول اللہ کی دشمنی کے نتیجے میں سزا پانے والے تھے، جن کے عذاب کی خبریں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دی گئی تھیں، ان کے غم پر آپ کا صبر ہے جس کی بات ہو رہی ہے۔ ان کی تکلیفوں پر آپ کا صبر ہے جس کی بات ہو رہی ہے۔ پس یہ صبر کا مضمون ایک بالکل اور قسم کا مضمون ہے جو اس سے پہلے دنیا نے نہیں دیکھا تھا اور پھر اس مضمون کو آپ باندھیں اس صبر کے ساتھ جو اسماعیل نے دکھایا تھا تو تب یہ مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا صبر کرنے والا انسان، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم، دنیا کا سب سے بڑا داعی الی اللہ بنایا گیا۔ دنیا کا سب سے بڑا صبر کرنے والا انسان، دنیا کا سب سے زیادہ رحم کرنے والا انسان۔ اور دعوت الی اللہ میں صبر کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ آپ دشمن کے شر سے، اللہ کے غضب سے، حفاظت میں رہیں اور خدا تعالیٰ کا پیار آپ کی حفاظت میں ان کے گرد فصیلیں کھینچ دے۔ مگر صرف اس غرض سے نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ صبر محمدؐ رسول اللہ کا صبر ہے کہ اپنے ساتھ رحم کے جذبے رکھتا ہے، غصے نہیں رکھتا اور یہ وہ صبر ہے جو دوسرے صبروں سے محمدؐ رسول اللہ کے صبر کو ممتاز کر رہا ہے ورنہ عام حالات میں صبر کا ایک یہ بھی معنی ہوتا ہے اور اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ غصے سے کسی نے کوئی بات کہی، چہرے پہ تھپڑ مار دیا، کوئی گالی دی، پتھراؤ کیا، دل غیظ و غضب میں کھول رہا ہے مگر انسان صبر کر رہا ہے۔ بسا اوقات ایسا صبر بزدلی کی علامت ہوتا ہے اور اس صبر کے کوئی بھی معنے نہیں، یہ مومن کا صبر نہیں ہے۔ بسا اوقات ایسا صبر اللہ کی خاطر ہوتا ہے یا اپنے مظلوم بھائیوں کی خاطر ہوتا ہے کہ اگر میں نے کوئی ایسی بات کی جو حکمت کے تقاضے کے خلاف ہوئی، میں اپنا بدلہ تو اتاروں گا مگر میرے بے کس اور نہتے اور دفاع سے عاری بھائیوں کا کیا بنے گا جس پر دشمن میرے بدلے اتارے گا۔ اس خیال سے جو صبر کرتا ہے وہ بھی للہ صبر کرتا ہے۔

پس صبر کا مضمون اس غصے کے دبانے سے بھی تعلق رکھتا ہے مگر صبر کا مضمون رحم سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ بے انتہا رحم کے نتیجے میں انسان صبر کرتا ہے اور رحم کے نتیجے میں جو صبر ہوتا ہے جانتا ہے کہ یہ لوگ ظالم ہیں، خدا کا عذاب ان کو پکڑ لے گا۔ اگر غصہ ہو تو انسان کہے گا اچھا پھر ٹھیک ہے جاؤ جہنم میں، تم مجھ سے جو کچھ کر رہے ہو اس کی سزا ضرور پاؤ گے مگر رحم والا انسان یہ جذبہ نہیں دکھاتا، یہ رد عمل نہیں دکھاتا۔ وہ تو صبر کرتا ہے اور سوچتا ہے کہ میں نے تو صبر کیا اب خدا ان سے بدلے لے گا۔ اور جب یہ سوچتا ہے کہ خدا ان سے بدلے لے گا تو اس کا دل رحم سے پگھلنے لگتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں تو ان کو بچانے کے لئے آیا تھا ان کو ہلاک کرنے کے لئے تو نہیں آیا تھا۔ یہ وہ مضمون ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے بیان ہوا ہے اس لئے سب سے بڑا صبر کرنے والا رحمۃ للعالمین بھی بن گیا۔ بلکہ رحمۃ للعالمین تھا تو اس کا صبر خدا کی نظر میں قدر کے لائق ٹھہرا۔ تمام بنی نوع انسان کے غموں کی خاطر وہ حزیں ہوتا رہا، دل اس کا دکھوں میں مبتلا ہوتا رہا اور ان دکھوں پر صبر کی تلقین اللہ فرماتا رہا۔ یہ ہے صبر کا مضمون جو اپنے منتہی کو پہنچتا ہے۔ اور ایسے صابر رسول کی تیاری مدتوں پہلے اسی بیابان عرب میں مکے کی وادی میں کی گئی تھی جب کہ وہ جد امجد جس کی کوکھ سے آپ نے پیدا ہونا تھا اس کے صبر کا خدا نے ایک ایسا نمونہ ہمارے لئے محفوظ کر دیا کہ جب اس صبر کے نمونے پر نظر پڑتی ہے تو دل آج بھی عش عش کر اٹھتا ہے اور دل اور روح کی گہرائیوں سے اس پر سلام اٹھنے لگتے ہیں، دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ ایسے وجود پر ہمیشہ سلامتی بھیجے۔ اور آج تک ہمیشہ حج کے موقع پر اس کے صبر کی یادیں تازہ کی جاتی ہیں اور وہ نمونے پھر بھی دنیا میں پھیلائے جا رہے ہیں۔ اس لئے کہ وہ صبر تھا جس کے بعد اس صبر کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے صبر عظیم پر فائز انسان کو پیدا فرمانا تھا اور اس مضمون کو بڑھا کر اپنے منتہی تک، اپنے معراج تک پہنچانا تھا۔

پس حضرت اسماعیلؑ کے حوالے سے میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى

(الصافات . ۱۰۳)

جب اسماعیل دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا، جب وہ اپنے باپ کا مددگار بن رہا تھا۔ اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو اپنی رؤیا بتائی جس میں آپ نے دیکھا تھا کہ میں اس بچے کو ذبح کر رہا ہوں اور کہا بیٹے تیرا کیا خیال ہے۔ میں نے تجھے رؤیا میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں "قال یا ابت افعل ما تؤمر" اے میرے باپ وہی کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے "ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین" انشاء اللہ تو مجھے ضرور صبر کرنے والا پائے گا۔ دشمن کے سامنے، دشمن کے مقابلے پر صبر اختیار کرنا اور چیز ہے۔ ایک ایسے موقعہ پر جب کہ اختیار دیا جاتا ہے کہ چاہے تو یہ قبول کرو، چاہو تو وہ قبول کرو۔ اگر چاہو تو یہ چھری جس کو رؤیا میں دکھایا گیا ہے تیری گردن پر، تمہاری گردن پر کبھی نہیں چلے گی۔ تمہیں اختیار سونپا جا رہا ہے۔ کیا تم اس بات کے لئے تیار ہو کہ اللہ کی رضا کی خاطر جانتے ہوئے کہ کیا ہونے والا ہے اپنی گردن اس کے حضور پیش کر دو۔ حضرت اسماعیلؑ نے کہا ہاں میرے باپ میں تیار ہوں، تو وہی کر جس کا تجھے حکم دیا گیا ہے اور تو مجھے ضرور صابرین میں سے پائے گا۔

یہ وہ صبر کا اعلیٰ نمونہ تھا، جس کی کوکھ سے محمدؐ رسول اللہ کا صبر پھوٹا ہے اور پھر اتنا ترقی کر گیا کہ اس کے مقابل پر یہ صبر ایک معمولی صبر دکھائی دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا صبر صحابہ کی صورت میں، ان کی جانوں میں، ان کی روحوں میں ڈھل گیا اور ایک اسماعیل نہیں محمدؐ رسول اللہ کی امت میں پھر ہزاروں لاکھوں اسماعیل پیدا ہوئے۔ پس آپ بھی اسی امت سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کی دعوت الی اللہ بھی سنت محمدیہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اختیار کرنے کے نتیجے میں کامیاب ہوگی۔ محمد مصطفیٰؐ کا صبر اختیار کریں، اسماعیل کا صبر اپنے سینوں میں لگائیں تو یقین رکھیں کہ آپ ہمیشہ ترقی پر ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ دشمن کی کوئی تدبیر آپ کا ادنیٰ سا بھی نقصان نہیں کر سکے گی۔ جو دکھ وہ آپ کو پہنچائے گی اس کے مقابل پر آپ کو اتنی ترقیاں نصیب ہونگی کہ آپ بلندیوں سے اس دکھ کی حالت کو دیکھیں گے اور ہنسیں گے کہ بھلا یہ بھی کوئی دکھ تھا۔ اللہ کرے کہ ہمیں للہی صبر کی توفیق نصیب ہو اور اس صبر کے تمام میٹھے پھل ہمیں عطا ہوں اور دائماً عطا ہوتے چلے جائیں، ہم بھی نسلاً بعد نسل اسماعیل پر اسماعیل پیدا کرتے چلیں، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ، پاکستان نے احمدی طلباء و طالبات کی تعلیمی راہنمائی کے لئے ایک Information Cell قائم کیا ہے تاکہ پاکستان میں اور بیرون ملک دنیا بھر کے تعلیمی اداروں کے بارے میں احمدی طلباء و طالبات کو معلومات فراہم کی جا سکیں۔

دنیا بھر کے احمدی طلباء و طالبات سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ جس جس تعلیمی میدان (مثلاً سائنس، آرٹس، پبلک ایڈمنسٹریشن، بزنس ایڈمنسٹریشن، کمپیوٹر وغیرہ) میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں اپنے تعلیمی ادارہ سے متعلقہ معلومات (داخلہ کا طریق کار وغیرہ) خواہ وہ پراسپکٹس کی صورت میں ہوں، پمفلٹ کی صورت میں ہوں یا کسی بھی صورت میں ہوں جلد از جلد ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ارسال فرمائیں۔ اسی طرح اگر آپ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارے میں مذکورہ بالا معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔

امید ہے کہ طلباء و طالبات اپنے اس Information Cell کو کامیاب بنانے کے لئے جو بھی نئی نئی معلومات انہیں حاصل ہوتی رہیں گی وہ ہمیں ضرور بھجواتے رہیں گے۔

(ناظر تعلیم، صدر انجمن احمدیہ، ربوہ پاکستان)

SCL

DISTRIBUTORS OF COMPUTER PARTS AND SPARES
DIRECT TO THE PUBLIC

4A RANELAGH ROAD, SOUTHALL,
MIDDLESEX, UB1 1DO
TELEPHONE 081 571 0859/9933
MOBILE 0831 093 120
FAX 081 571 9933

جلسہ سالانہ برطانیہ کے دو مناظر

عرب احمدی بچے قصیدہ پیش کر رہے ہیں

عرب دوست تقاریر کا عربی ترجمہ سن رہے ہیں

لانے کی کوشش کی۔ ان کے مطابق برطانیہ کے سکول آف اکنامک سائنسز (SES) ممبروں کو دھوکہ سے شامل کرتا ہے۔ ازدواجی اختلافات پیدا کئے جاتے ہیں اور ممبروں کی صحت پر منفی اثر ڈالا جاتا ہے۔

ان کی زیر نگرانی چلنے والے سکولوں میں چار سال کی عمر سے سنسکرت ایک لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھائی جاتی ہے اور والدین کو مشرقی اقدار، علوم اور روایات کے بارہ میں تاریکی میں رکھا جاتا ہے جبکہ یہ علوم سکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔

اس تحقیق کے بعد ان کے تحت چلنے والے دو سکول بند کر دئے گئے لیکن ابھی بھی اس کے اشتہارات جن میں فلاسفی اور اکنامکس کے شام کے کورسز کا ذکر ہوتا ہے لندن انڈر گراؤنڈ میں موجود ہیں۔

۱۹۳۰ء میں یہ تنظیم Andrew McLaren نے شروع کی تھی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے Leon نے جو George Ivonvoch Gurdjieff سے متاثر تھا اس میں مشرقی اثر شامل کرنا شروع کر دیا۔ اس میں اپنے ہاتھ سے کام اور مقرر کردہ منتر الاپنے سے انسان گندی نفسیات سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

Qabalah

اکثر نئی تحریکات اس خیال کو اپنی فلاسفی میں شامل کرتی ہیں۔ یہ مبینہ طور پر ان خفیہ، مشکل، اور سحر انگیز خیالات پر مبنی ہے جو حضرت جبرائیلؑ، حضرت آدمؑ پر لے کر نازل ہوئے تھے اور اس کے بعد سینہ بسینہ، نسل در نسل منتقل ہوتے رہے۔ حتیٰ کے تیرھویں صدی کے ہسپانوی ربی Qabalist نے اسے Book of Moses میں شامل کر کے ان کی تفسیر کی۔

اس کے مطابق ایک چار سالہ کورس کے مطالعہ کے بعد انسان کی خوابیدہ اور شیطانی قوتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔

آج کل International Gnostic Federation اس فلاسفی کو دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ ان کا لٹریچر مفت تقسیم کیا جاتا ہے اور شروع میں مفت تعارفی لیکچرز دئے جاتے ہیں۔ بہت سے نوجوان گھر بار چھوڑ کر ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔

شروع کے مفت لیکچر کورسز کے بعد ایڈوانس کورسز کی باری آتی ہے جو مفت نہیں ہوتے۔ اسی طرح بارسیلونا کے نزدیک ان کے مرکز میں تربیتی کلاسز ہوتی۔

برطانیہ میں کارڈف اور لندن میں ان کے دفاتر موجود ہیں جن کا انچارج Mr.V.M.Rabulin ہے جبکہ ان کا اصل قائد ایک ہسپانوی Samuel Ann Weor S ہے جس نے ایک کتاب Manual of Practical Magic بھی لکھی ہے۔

Bhagwan Rajneesh

بمبئی کے نزدیک پونے میں اس کے آشرم پر پریس نے بہت شور مچایا تھا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہاں دباؤ کا شکار مغربی ایگزیکٹو آرام کی غرض سے آتے تھے۔ لاس اینجلیز ٹائمز نے اسے Club Meditation کا نام دیا۔ اسے سوامی پریم رجنیش (سابقہ کینیڈین ریئل اسٹیٹ انوسٹر مائیکل ولیم اوبرائن) چلاتا تھا۔ اس کی آمد ۱۵ تا ۴۵ ملین ڈالرز سالانہ تھی۔

رجنیش خود ایک متوسط بھارتی خاندان سے تعلق رکھتا تھا جس نے اپنے کیریئر کا آغاز یونیورسٹی آف جبل پور میں فلاسفی کے استاد کی حیثیت سے کیا۔ اس کے خیالات بہت آزاد تھے۔ ۱۹۷۴ء میں اس نے پونے میں ایک آشرم شروع کیا اور ۱۹۸۱ء میں اوریگن میں ۱۲۶ مربع میل کے علاقہ میں اپنی تحریک قائم کی۔ اس کے پاس ذاتی جہاز، سوئمنگ پول اور مہنگی ترین کاریں تھیں۔ ۱۹۹۰ء میں گورو رجنیش انتقال کر گیا۔ اس تحریک کو Osho بھی کہتے ہیں۔ اس کے چھ صد کے قریب مراکز تھے جو اب کم ہو کر صرف بیس رہ گئے ہیں۔

Scientology

اسے Dianetics بھی کہتے ہیں۔ اسے ۱۹۵۰ء میں ایک سائنسی کہانیاں لکھنے والے مصنف Ron Hubbord نے قائم کیا اور چرچ آف سائنٹالوجی کے نام سے تحریک شروع کی۔ اب اس کے مبینہ طور پر سات ملین ممبرز ہیں اور حال ہی میں انہوں نے ایک الیکٹرانک بل بورڈ تحریک شروع کی جو ٹوکیو، لندن، میکسیکو سٹی اور ماسکو میں ان کے مطابق تین کروڑ افراد نے دیکھی۔

اس کا میگزین The Dissemination of L R H's Wisdom ہے۔ Ron Hubbord کی کتاب Dianetics کی ایک خیال کے مطابق سولہ ملین کاپیاں فروخت ہو چکی ہیں۔

Transcendental Meditation

Suffolk میں امسال وزارت دفاع نے ایک ہزار ایکڑ زمین جس پر ایک سابقہ امریکن ائر بیس قائم تھی مہارشی مہیش یوگی کو فروخت کی ہے۔ یہاں نیچرل لاء یونیورسٹی بنانے کا ارادہ ہے۔

۱۹۹۳ء میں کینیڈا میں قائم ایک کارپوریشن مہارشی لینڈ ویدا نے نیاگرا آبشار کے نزدیک ۸۷۹ ملین ڈالرز سے ایک پارک اور ہر صوبہ میں ایک یونیورسٹی قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔

مہارشی یوگی کے مریدوں میں موزنبیق کے نئے صدر Joaquim Chissano بھی شامل ہے۔ نیویارک ٹائمز کے مطابق یہاں ۴۹ ملین ایکڑ پر جو پورے ملک کا چوتھا حصہ ہے ایک عظیم الشان منصوبے کا آغاز ہونے والا ہے۔ صدر مملکت اور دیگر وزراء کے بیٹے وظیفہ پر مہارشی یونیورسٹی Fairfield, Iowa میں پڑھ رہے ہیں۔

یہ تنظیم ۱۹۵۸ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس سے قبل مہارشی مہیش یوگی نے تیرہ سال تک ہمالیہ کے پہاڑوں میں ایک گورو کے سیکرٹری کے فرائض انجام دئے۔

ان کے خیال میں دنیا کے مسائل اجتماعی مراقبہ سے حل ہو سکتے ہیں۔ حال ہی میں ان کے واشنگٹن میں منعقد ہونے والے ایک کنوینشن کے بعد انہوں نے دعویٰ کیا کہ شہر میں جرائم میں اس وجہ سے کمی آئی ہے۔

ان کی یونیورسٹیوں میں سات کورسز کروا کے طلباء کو طاقت مہیا کی جاتی ہے۔ یہ کورسز مہنگے ہیں۔ اس کے بعد ایک ایڈوانس سدھی کورس کروایا جاتا ہے جن میں یوگیوں کی پرواز سکھائی جاتی ہے۔

Unification Church (The Moonies)

یہ تحریک ۱۹۵۴ء میں شمالی کوریا کے ایک الیکٹریکل انجینئر Sum Myung Moon نے قائم کی۔ امریکہ میں اس کے بہت سے ہوٹل قائم ہیں اسی طرح اخبارات اور بیلے اکیڈمیز، ٹی وی سٹیشن اور فیکٹریاں قائم کی گئی ہیں۔

ان کا مشن ساری دنیا کو اپنا ہم خیال بنا لینے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۵۸ء تک ۷۵ ملین ڈالرز صرف جاپان سے اس تنظیم کو بھجوائے گئے۔

۱۹۹۰ء میں مسٹر مون کی گورباچوف کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی جس کے بعد روس میں بھی انہیں اپنے خیالات پھیلانے کی اجازت ہو گئی۔ ۱۹۸۰ء سے یہ چین میں کام کر رہے ہیں۔ فرانس کے حالیہ انتخابات میں انہوں نے Le Pen کی حمایت کی تھی۔

برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ایڈورڈ ہیتھ نے معاوضہ پر ان کی تین کانفرنسوں سے خطاب کیا۔ ۱۹۸۲ء میں ان کا سربراہ مون جب ٹیکس کے فراڈ کے کیس میں گرفتار ہوا تو انہوں نے اس کی رہائی کے لئے ۵ ملین ڈالر کی رقم ایک پبلک ریلیشن کمپنی کو ادا کی۔

Voodoo, The Occult & Santeria

کتاب Secret World of Cults کے مطابق ہر دو صد میں سے ایک برطانوی کسی نہ کسی O Cult میں شامل ہے اور ان میں سے دس فیصد سنجیدگی سے منفی طاقتوں کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں اکثر نہایت تعلیم یافتہ ہیں اور اپنی تحریک کی تاریخ سے پوری طرح واقف ہیں۔

یہ لوگ خفیہ سرگرمیوں اور تقریبات کے انعقاد کا اعلان تو کرتے ہیں لیکن انسانی قربانی سے اجتناب کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔

ان کے ایک پرانے لیڈر Aleister Crowley کے مطابق قربانی کے لئے بہترین چیز ایک معصوم اور ذہین لڑکا ہے۔

ان کی Meetings خاص O Cults بک شاپس کے نوٹس بورڈز پر آویزاں مختلف خفیہ پیغامات کے ذریعہ ہوتی ہیں۔ اور اب یہ لوگ انٹرنیٹ کا استعمال بھی کرنے لگے ہیں۔

امریکہ میں بھی اب اس کا رجحان پایا جاتا ہے۔ خاص طور پر کیوبن سوسائٹی میں وو ڈو کا رجحان ہو رہا ہے۔ اور بعض لوگ اس میں شمولیت کے لئے پانچ ہزار ڈالرز تک ادا کرتے ہیں۔ اس کے تحت مختلف قسم کی تقریبات ہوتی ہیں جن میں جانوروں کی قربانی وغیرہ شامل ہیں۔

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۳۷)

آرنیکا کے وسیع فوائد کا تذکرہ

چوٹوں، چک پڑنے، کمر درد اور موچ کا علاج

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۱۹ ستمبر ۱۹۹۴ء کو
سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۱۹ ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیو پیتھی کلاس میں آرنیکا کے بارے میں تفصیل سے بیان فرمایا اور وسیع ذاتی تجربات کی روشنی میں اس نہایت اہم اور کار آمد دوا کے بارے میں نہایت قیمتی باتیں بیان فرمائیں۔

آرنیکا (Arnica)

حضور نے فرمایا، آرنیکا کے مریض کی عمومی کیفیات ایسی ہوتی ہیں جیسے ملیریا کے آغاز کا مریض ہو یا ٹائیفائیڈ کے حملے سے پہلے جو بدن کی کیفیت ہوتی ہے ویسا جسم ہو یعنی سارا جسم دکھتا ہے، جلد میں کچاپن آجاتا ہے۔ جلد کی کچی دکھن، گہری دکھن نہیں۔ لمس سے بھی تکلیف دہ رد عمل ہوتا ہے۔ کسی کو مار پڑے، سوٹیاں وغیرہ ماری جائیں اس سے بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ یہی حالت جوڑوں کی دردوں میں ہوتی ہے جسے گاؤٹ یا روماٹزم کہتے ہیں۔

رات کو سوتے میں ڈراؤنی اور وحشت ناک خوابیں آتی ہیں۔ دن کو وہ خوف غائب ہوتا ہے۔ یعنی مریض کے مزاج میں ویسے خوف نہیں ہے۔ اسی طرح عورتوں کے حمل کے دوران بچے کی حرکت سے نہیں بلکہ اس کے علاوہ رحم کی دردیں ہوتی ہوں۔ یہ رات کو دماغی خوف میں تبدیل ہو کر ذہن پر اثرانداز ہوتی ہیں اور دن کو صرف رحم میں درد ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ آرنیکا کا درد بعض ایسے زہروں کا نتیجہ ہے جو جسم سے جلد کی طرف حرکت کرتا ہے۔ جسم جلد کے ذریعے اس زہر کو نکالنا چاہتا ہے۔ وہ بخار جن میں Toxin کا بڑا حصہ جلد کے ذریعے باہر نکلے ان میں یہ علامتیں ہونگی۔ آرنیکا میں وہ بخار ہے جو جلد کی طرف زہروں کو پھینکنے کی کوشش کرتا ہے اور نہ نکل رہا ہو اس وقت کی حالت آرنیکا کی مظہر ہے۔ یہ کیفیات اندرونی جلد میوکس ممبرین (Mucous Membrane) میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ آرنیکا کی دردیں اور دردوں کے متعلق بے چینیاں بیرونی جلد پر بھی ظاہر ہوتی ہیں اور میوکس ممبرین پر بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ آرنیکا میں خون کے اخراج میں سیاہی ہوتی ہے۔ برائیونیا کا خون زنگ آلود کیفیت کا ہوتا ہے۔ آرنیکا میں تعفن بہت ہے۔ رحم میں درد کی یہی وجہ ہوتی ہے۔ اس کی اندرونی تھیلیوں کا حصہ حساس ہو جاتا ہے۔ ایسی مریضہ کو خون کی سیاہی مائل بلیڈنگ ہوتی ہے۔ بچے کی معمولی حرکت بھی دکھ دیتی ہے اور حمل کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ تکلیف بھی بڑھتی جاتی ہے۔ اس کی اہم بات چوٹ ہے۔ چوٹوں کا بہترین علاج آرنیکا ہے۔ خاص طور پر موچ آجانا، پٹھا کھچ جانا۔ ایسے وقت میں آرنیکا صحیح پوٹینسی میں بہت جلد اثر کرتی ہے۔ چھوٹی پوٹینسی میں بار بار دینے سے بھی اتنا اثر نہیں ہوتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہومیو پیتھک میں آرنیکا کے انجیکشن بنانا بے ہودہ حرکت ہے۔ ہومیو دوا کا زبان سے لگنا ہی ٹیکے کا اثر رکھتا ہے۔ مثلاً ایسے مریض جن کے سانس اکھڑ گئے ہوں کاربو ویج دینے سے فوراً اثر دکھاتے ہیں۔ ہومیو دوا جلد سے بھی اثر دکھاتی ہے۔ منہ میں ہر وقت انجذاب کا انتظام ہوتا ہے۔ ہومیو دوا چکھتے ہی بدن کو پیغام مل جاتا ہے۔ بعض ایسے کیس جس میں بے حد بیہوشی تھی ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس میں ہومیو پیتھی دوا کو کپڑے میں بھگو کر لب بھی تر کر دیئے گئے تو فوری اثر ہوا۔ ایسے مریض نے آنکھیں کھول دیں اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

ڈاکٹر راجہ (نذیر احمد صاحب) نے سونگھنے کا بالکل معقول نظریہ پیش کیا ہے۔ لیکن جو تجربہ زبان کے انجذاب سے ہے وہ سونگھنے میں نہیں ہو سکتا۔ ہومیو دوا جس طرح میٹھے میں اثر دکھاتی ہے اس کو اس کی اصل حالت میں سونگھا جائے تو اثر ہو سکتا ہے۔ ہومیو پیتھی میں زبان سے انجذاب کا سو سال پرانا تجربہ ہے اس کو بے وجہ چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اگر مریض کو دندل پڑ جائے تو سنگھا کر بھی آرام دیا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا آرنیکا کا مریض یہ کہتا ہے کہ اس کا بستر سخت ہے حالانکہ بستر معمول کا نرم اور آرام دہ ہوتا ہے۔ جسم کو بار بار حرکت دینا اور جگہ بدلنا آرسینک اور رسٹاکس میں بھی نمایاں ہے۔ بعض مریضوں میں جس کروٹ وہ لیٹتے ہیں اس کروٹ میں درد بھر جاتی ہے۔ آرنیکا کا مزاج ڈاکٹر کینٹ نے یہ بتایا ہے کہ اس میں فی ذاتہ بے چینی نہیں۔ مریض آرام سے لیٹا رہتا ہے۔ کہتا ہے کہ اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ یہ بات بے چینی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ جلد حساس ہو گئی ہے۔ درد جلد کے اوپر کی سطح پر آجاتا ہے ہاتھ لگانا بھی برداشت نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں یہ بیماری سامری جادوگر کے حوالے سے بیان ہوئی ہے کہ اللہ نے فرمایا تجھے ایسی بیماری لگے گی کہ تو لوگوں کو کہتا پھرے گا کہ مجھے ہاتھ نہ لگاؤ۔ یہ احساس سب سے زیادہ آرنیکا میں پایا جاتا ہے۔ ہر کروٹ پر کہنا کہ بستر سخت ہے آرنیکا کا مزاج ہے۔

رسٹاکس میں کروٹ بدلیں تو جسم کو ریلیف ملتا ہے۔ رسٹاکس کا مریض یہ نہیں کہے گا کہ بستر سخت ہے۔ رسٹاکس کے مریض کا سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔ آرسینک کا مریض درد کی وجہ سے حرکت نہیں کرتا بلکہ ذہنی بے چینی کی وجہ سے حرکت کرتا ہے۔ آرنیکا کی اور بھی بعض مشابہتیں بیلاڈونا سے اور کیمفر سے بھی ہیں۔ کیمفر دبی بیماری کو اچھال کر باہر لاتا ہے۔ بیلاڈونا میں سارا جسم ٹھنڈا اور سر گرم ہوتا ہے۔ آرنیکا کا بیلاڈونا سے فرق یہ ہے کہ بیلاڈونا میں جسم میں دردیں نہیں ہوتیں جبکہ آرنیکا میں جسم میں دردیں ہوتی ہیں۔ آرنیکا کا بخار اگر جسم میں داخل ہو جائے تو اکثر Fatal (جان سے مار دینے والا) ہوتا ہے۔ اس کی ایک خوراک دے دیں تو سارا جسم گرم ہو کر علامت واضح ہو جائے گی۔ خطرہ ٹل جائے گا۔ جو بخار ظاہر ہونا چاہئے ظاہر نہیں ہوا اور سر گرم ہے اس وقت آرنیکا ہی کام کرے گی اور کسی دوا کی ضرورت نہیں۔ اگر پہلے کسی بیماری کی جدوجہد کے آثار نہ ہوں اور اچانک جسم ٹھنڈا ہو جائے تو آرنیکا اونچی طاقت میں ایک خوراک دینا کافی ہے۔ اس میں پاؤں بھی مڑ جاتے ہیں۔ چھوٹی کی بجائے اونچی طاقت ۱۰ ہزار یا ایک لاکھ دیں تو اکیلی ہی کافی ہے۔

موچ کا علاج

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں آرنیکا لگاتار لیتا ہوں اس لئے موچ اگر کبھی آ بھی جائے تو چلتے چلتے ہی غائب ہو جاتی ہے۔ حضور نے ایک خاتون کا ذکر فرمایا کہ ان کی بڑی خوفناک چال تھی۔ حالانکہ درمیانی عمر کی عورت تھیں۔ ان کی مالش بند کروائی، پھر آرنیکا، برائیونیا اور شاید کاسٹیکم دیں۔ ایک ہفتے کے بعد ہی ٹھیک ہونا شروع ہو گئیں، اب نارمل عورت ہیں۔ ان کو ملا کر دوا دی تھی۔ برائیونیا مسلز کے اندر کے علاج کے لئے ہیں۔ رسٹاکس بھی اس میں مفید ہے۔ حضور نے فرمایا کاسٹیکم (Causticum) میں عضلات ڈھیلے ہو کر فالج کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ اگر چوٹ یا حادثے سے پٹھا ہل گیا ہو تو آرنیکا اونچی طاقت میں دیں۔ اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں چند گھنٹے میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ ۲۰۰ طاقت کم سے کم استعمال کریں۔ ہزار میں تو روزمرہ استعمال ہوتا ہے۔ تجربہ کار ہومیو پیتھ لاکھ میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ نو آموزوں کے بارے میں حضور نے فرمایا ان کو میں اونچی طاقت یعنی ایک لاکھ میں دینے کا مشورہ نہیں دیتا۔

چک کی دوا

حضور نے فرمایا چک پڑ جائے تو یہ مسلز کی کمزوری ہے۔ چک کی بیماری میں آرنیکا بڑی مفید ہے مگر یہ مسلز کی دوا نہیں۔ اس کی بعض علامات کی وجہ سے یہ مفید ہے۔ ایک امکانی دوا اس میں سمیسی فیوجا (Cimicifuga) ہے۔ یہ دل کے مسلز کی بھی دوا ہے۔ دل پھیل رہا ہے یا ڈھیلا ہو رہا ہے۔ تو رسٹاکس بھی مفید ہے۔ کمر درد میں آرنیکا اور رسٹاکس Com-bination اگر درد بیٹھ گیا ہو تو مفید ہے۔

حضور نے فرمایا آرنیکا کے بعد رسٹاکس مسلز کی گہری دائمی کمزوریوں کی دور کرنے کی دوا ہے۔ فالج کی بھی چوٹی کی دوا ہے۔ ریڑھ کی ہڈی کی تکلیف میں رسٹاکس لازمی دوا ہے۔ یہ مسلز کو ٹون اپ کر دیتی ہے۔ اسی لئے پھیلے ہوئے دل کی یہ دوا ہے۔ لمبے پرانے فالجوں میں سلفر کو رسٹاکس کے ساتھ ملا کر دیں۔ اچھے ہومیو پیتھ لکھتے ہیں کہ اس کے بعد کلکیریا کارب (Calc.Carb) کی ضرورت پیش آتی ہے۔ بچے کھچے اثرات کو دور کرنے کی دوا ہے۔ فالجوں میں رسٹاکس اور سلفر سے اچھا کمبی نیشن نہیں دیکھا۔ سال چھ ماہ تک دیتے رہیں تو فالج کا مریض یا تو بالکل ٹھیک ہو جائے گا یا بستر سے اٹھ کر چلنے پھرنے لگے گا۔ سلفر اور رسٹاکس باری باری دینا فالج میں مفید ہے۔

ریڑھ کی ہڈی کی دردوں اور کمر کے کرانک دردوں میں مفید ہے۔ اس کے علاوہ انتڑیاں باہر آجائیں۔ رحم اپنی جگہ سے باہر آجائے، ہرنیا ہو تو رسٹاکس مفید ہے کمر درد کی دوا نیٹرم میور ہے۔ یہ برائیونیا کا کرانک ہے۔ جہاں رسٹاکس فائدہ نہ دے وہاں نیٹرم میور فائدہ دے گی۔ نیٹرم میور کا کرانک بھی کلکیریا کارب ہے۔ ایکونائٹ شروع میں دی جائے۔ چک میں نیٹرم میور ۳۰ اور آرنیکا مفید ہے۔

چھیڑے ہیں مرے دل نے نغمات بہت نازک
ہیں ہجر گزیدہ کے حالات بہت نازک
ہر دن ہے بڑا مشکل ہر رات بہت نازک
پلکوں پہ سجا لائی سوغات بہت نازک
ہے عجز بیاں حائل اور بات بہت نازک
وہ آنکھوں سے پڑھتا ہے جذبات بہت نازک
اس گود میں گذرے ہیں لمحات بہت نازک
یوں لاڈ سے پڑتی ہیں عادات بہت نازک
ان ہاتھوں میں آہن ہیں یہ ہاتھ بہت نازک
مل جائے تو مل جائیں لذات بہت نازک
ہوتی ہے سراپا پر برسات بہت نازک
مقبول بہ درگاہ ہوں خدمات بہت نازک

(امتہ الباری ناصر)

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC
CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 0274 724 331/ 488 446
FAX 0274 730 121

عیسائی مذہب کی روحانی کیفیت

(ڈاکٹر قاضی محمد برکت اللہ ۔ امریکہ)

بائبل کالفظ الہامی نہیں ہے اور نہ ہی یہ لفظ ان کتابوں میں پایا جاتا ہے جسے بائبل کہتے ہیں۔ قرآن کریم سے پہلے تورات حضرت موسیٰؑ کو عطا کی گئی۔ لیکن اصل الہامی تورات مرور زمانہ کی نظر ہو گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم سے پہلے کوئی بھی الہامی کتاب اپنی اصلی حالت میں نہیں ہے۔ صرف قرآن شریف سے متعلق معاند مستشرقین و محققین بھی یک زبان متفق ہیں کہ چودہ سو سال سے زائد عرصہ سے اس کا ایک لفظ بھی تبدیل نہیں ہوا اور اللہ نے قرآن کریم کی خود حفاظت کی ہے۔

بائبل کا الہامی نسخہ محفوظ نہ ہونے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس میں ایسی عبارات، حکایات اور روایات آگئی ہیں جو درست نہیں ہیں۔ بعض ایسے حصے ہیں کہ باپ اپنی نوجوان بیٹی کے ساتھ بیٹھ کر اکٹھے اس کتاب کو نہیں پڑھ سکتے۔

اہل کتاب ہونے کی وجہ سے یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں میں انبیاء مشترک ہیں۔ قرآن کریم میں جب انبیاء کا ذکر آتا ہے تو وہ پاک، صاف اور نیک انسان ہیں لیکن بائبل میں بعض شخصیتیں زنگ آلود ہیں اور نادان مولوی دانستہ یا نادانستہ قرآن کریم کی پاک شخصیت کو بائبل کی زنگ آلود شخصیت سے خلط ملط کر دیتے ہیں۔ اس لئے اس مضمون میں ایسے اسماء جو انگریزی بائبل میں آئے ہیں ان کا ذکر ہے۔

کچھ عرصہ ہوا اخبارات اور رسائل میں اس بات کا چرچا ہوا کہ ایک عیسائی پروفیسر صاحب عیسائیوں کے ایک ادارے میں اپنا مضمون پڑھا رہے تھے۔ روئے سخن "گناہ" کی طرف ہو گیا۔ اس موضوع پر جو روشنی پڑی اس سے عیسائی طلبہ و طالبات بہت محظوظ ہوئے لیکن بعد میں کلاس کی دو طالبات نے کالج ایڈمنسٹریشن سے شکایت کی کہ اس لیکچر سے ان کی جنسی ہتک ہوئی ہے۔ اور ان کے شعور پر کچھ ایسا اثر پڑا ہے کہ دلجمعی سے پڑھائی کرنے سے قاصر ہیں۔ کلاس کی باقی لڑکیوں نے اور دوسرے طلبہ نے اپنے بیان میں کہا کہ پروفیسر نے کوئی ایسی بات نہیں کی جس کا ذکر بائبل میں نہ ہوا ہو اس لئے جنسی کوئی ہتک نہیں کی بلکہ محض بائبل کی باتیں بیان کی ہیں۔ یہ معاملہ پھر کالج بورڈ تک پہنچا اور پروفیسر صاحب کو ایک نوٹس ملا جس پر اپیل وغیرہ کی کاروائی کی جارہی ہے۔ پروفیسر صاحب کا لیکچر کچھ اس طرح کا تھا۔

گناہ کا بنیادی تصور تو وہی ہے کہ آدم بے گناہ تھا اور حوا نے اسے گناہ پر اکسایا جب گناہ سرزد ہو گیا تو دونوں کو ابدی جنت سے نکال کر دنیا میں پھینکا گیا۔ اس گناہ سے آدم اور حوا دونوں اس حالت میں آگئے کہ انہیں اپنے جسم کا حصہ ڈھانکنا پڑا اور گناہ وراثت میں آگیا۔ حوا کو یہ سزا ملی کہ آئندہ جب بھی حوا کی بیٹیاں بچہ پیدا کریں گی تو انہیں خاص وقت جو اذیت ناک تکلیف ہوگی وہ اسی سزا کی یاد دلاتی رہے گی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب یسوع مسیح گناہ اٹھا کر لے گئے تو گناہ کا تصور اب بھی دنیا میں کیوں قائم ہے اور اب بھی عورت بچہ جننے کی درد اسی طرح برداشت کرتی ہے جس طرح یسوع کے آنے سے پہلے۔

یسوع مسیح نے بالوضاحت یہ بات بیان کر دی "میں تم سے کہتا ہوں کہ جس نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی تو وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ یہ حرکت کر چکا (متی ۵ : ۲۷، ۲۸) ۔ اس ضمن میں پریذیڈنٹ کارٹر کا ایک بیان قابل ذکر ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اپنی صدارتی مہم میں وہ اس قسم کے گناہ کا ارتکاب کئی بار کر چکے ہیں (بائبل ریویو اگست ۱۹۹۴ء، صفحہ ۳۶) ۔

بائبل میں کئی جگہوں پر انتہائی لغو قصے ہیں۔ عیسائیوں کی ایک پبلی کیشن "واچ ٹاور" (اپریل ۱۹۹۴ء) نے ذکر کیا ہے کہ بائبل میں بہت سے جھوٹے قصے کہانیاں ہیں لیکن ان کی نشان دہی نہیں کی گئی۔ یسوع کا نسب نامہ جسے متی نے لکھا ہے اور لوقا نے اپنے طریق سے درج کیا ہے اس میں ایسے اسماء آگئے ہیں جن کا ذکر بائبل میں ہے اور ان کا اخلاق، تقویٰ سے خالی ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو:

(پیدائش باب ۱۲ آیت ۱۰ تا ۲۰)

(پیدائش باب ۳۸ آیت ۱۶ تا ۱۹)

(یشوع ۲، باب ۱ آیت ۱)

(کتاب روت باب ۳)

(۲ سموئیل ابواب ۶ تا ۲۰)

یسوع مسیح کا ایک شجرہ نسب لوقا ۳ : ۲۳ یہ کہتا ہے کہ یسوع ناتن بن ڈیوڈ کی نسل سے تھا۔ جبکہ دوسرا شجرہ نسب متی ۱ : ۶ یہ کہتا ہے کہ یسوع سالومن بن ڈیوڈ کی نسل سے تھا۔ اور ڈیوڈ سے سالومن اس عورت سے پیدا ہوا جو پہلے اوریاہ کی بیوی تھی (متی ۱ : ۶)، (۲ سموئیل ۱۳ : ۱۵) اور (۲ سموئیل ۱۶ : ۳۱، ۳۲) میں بھی کنگ ڈیوڈ اور اس کے خاندان کے فحشاء میں ملوث ہونے کا ذکر ہے۔ مثال کے طور پر:

(پیدائش ۲۰ : ۳۶)

(قضاۃ ۱۹ : ۲۵)

بائبل نے یسوع مسیح کے جو حالات بیان کئے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خود گنہگار شخصیت تھا۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا بھی گنہگاروں کے ساتھ تھا۔ ملاحظہ ہو (لوقا ۸ : ۳) ۔

شادی بیاہ کے معاملہ میں بھی بائبل نے جو ہدایات دی ہیں اس سے بھی عورتیں کہہ سکتی ہیں کہ ان کی جنسی ہتک ہوتی ہے مثلاً بیاہ صرف کنواری عورت سے کیا جائے ۔ بیوہ یا مطلقہ سے بیاہ کی اجازت نہیں ہے (احبار ۲۱ : ۷ تا ۱۳) ۔ عورتیں اپنے شوہروں کے تابع رہیں (۱ پطرس ۱) ۔ ظاہری سنگھار (میک اپ) نہ کریں۔ سر نہ گوندھیں (تیل وغیرہ نہ لگائیں، صاف نہ کریں) ۔ سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے نہ پہنیں ۔ (۱ پطرس ۱ تا ۳) ۔ کتب کرنتھیوں، تیمتھیس میں بھی ہدایات ہیں کہ عورتیں مجلس میں نہ بولیں، اچھے قیمتی کپڑے نہ پہنیں، بناؤ سنگھار نہ کریں، لمبے بال نہ رکھیں ۔ بال نہ کٹوائیں۔ عورت صرف اپنے خاوند سے پڑھے اور معلم نہ بنے۔ مرد کے لئے اچھا ہے کہ وہ عورت کو نہ چھوئے۔ شادی کرنے سے شادی نہ کرنا اچھا ہے وغیرہ۔ اور اس ہدایت کو مدنظر رکھا جائے کہ "مرد عورت کے لئے بلکہ عورت مرد کے لئے پیدا ہوئی ہے" (۱ کرنتھیوں ۱۱ : ۱۹) ۔

موجودہ بائبل کی تعلیم سے واضح ہے کہ یہ کتاب اپنے ماننے والوں کی روحانی رہنمائی سے قاصر ہے۔

(نوٹ) اردو بائبل کے تمام حوالے کتاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی لاہور سے لئے گئے ہیں۔

تاثرات بابت جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۵ء

Mr. Sanou Saeedou

(وزیر تعلیم بورکینافاسو)

پہلی دفعہ جلسے میں شرکت کا موقع ملا۔ جماعت احمدیہ سے تعارف ہوئے بھی زیادہ دیر نہیں ہوئی۔ پہلے تعارف میں ہی دل سے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائل ہو گیا تھا۔ یہاں آکر سارا نظام دیکھا تو میری کایا پلٹ گئی۔ خاص طور پر حضور انور کی مبارک شخصیت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں لمبی زندگی دے تا بار بار حضور کی زیارت کا شرف حاصل کر سکوں۔ آمین۔

Mr. Cisse Al Hassan

امیر جماعت احمدیہ

(آئیوری کوسٹ)

جلسہ سالانہ کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں ہوا۔ میں پہلی دفعہ اس جلسہ میں شامل ہو رہا ہوں اور میرے نزدیک واقعی یہ جلسہ بہت برکتوں کا باعث ہے۔ ہمیں پیارے حضور کی زیارت اور ان کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ ہم براہ راست حضور کے کلمات سے مستفیض ہوتے ہیں۔ دوسرے ذمہ دار افسران سے ملاقات کر کے ہدایات حاصل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر ممالک سے آئے ہوئے احباب جماعت، مبلغین اور امراء کرام سے ملاقات ہوتی ہے۔ ان کے کام کی نوعیت کا علم ہوتا ہے جس کے ساتھ ہمیں آئندہ کے لائحہ عمل بنانے میں مدد ملتی ہے۔ یہ بجا کہ ہم بھی اپنے ملک میں جلسہ کا انعقاد کرتے ہیں لیکن یہ جلسہ ہمارے لئے ہر لحاظ سے رہنمائی کا موجب بنے گا۔

جناب ابوبکر جالو صاحب

ڈائریکٹر جنرل آف پولیس،

(گنی بساؤ)

میں جماعت احمدیہ گیمبیا کی طرف سے جلسہ میں شرکت کی دعوت پر یہاں آیا ہوں۔ یہاں میں مختلف ملکوں اور مختلف نسلوں کے لوگوں سے ملا۔ میں نے اس جماعت کو قریب سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ صحیح اسلامی جماعت ہے۔ خاص طور سے جب امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو محسوس ہوا کہ آپ بہت عظیم وجود ہیں۔ اس سے پہلے حضور کا غائبانہ ذکر سنا تھا۔ اب جو آپ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپ خدا کے خاص برگزیدہ بندے ہیں۔ آپ جو کام کر رہے ہیں عالم اسلام کے لئے کر رہے ہیں۔ آپ کی باتیں اسلام کے متعلق، آپ کی فکر اسلام کے متعلق ہے ۔ آپ کا چہرہ اسلام کی تصویر ہے۔ اگر حضور کی دعائیں اور تدبیریں ہونگی اور سب مل کر کام کریں گے تو جماعت کا غلبہ یقینی ہے۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ یہاں نہ کوئی پاکستانی ہے نہ ہندوستانی بلکہ سب مسلمان اور بھائی بھائی ہیں۔ میں ۱۹۸۹ء میں حج پر گیا تھا وہاں میں نے دیکھا کہ لوگ نسلی امتیاز سے الگ الگ بیٹھے ہیں لیکن یہاں سب مل جل کر بیٹھے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ احمدیت ہی سچائی ہے۔ جس نے جماعت کی خدمت کی اس نے اسلام کی خدمت کی۔ میں نے حضور سے درخواست کی ہے کہ افریقہ کی بھلائی کے لئے جو سکیمیں ہیں ان میں گنی بساؤ کو بھی یاد رکھیں۔

جناب محمد مصطفیٰ جالو صاحب

(ممبر پارلیمنٹ، سینی گال)

آپ نے اسی سال جون ۱۹۹۵ء میں بیعت کی ہے۔ آپ نے بتایا کہ احمدی ہونے سے پہلے عام لوگوں کی طرح میرا بھی یہی خیال تھا کہ جماعت احمدیہ انتہا پسندوں کی کوئی جماعت ہے اور باغیوں کا گروہ ہے۔ پھر میری ملاقات عمر لامن باجی صاحب سے ہوئی جو احمدی ہیں اور سینی گال کے ممبر پارلیمنٹ بھی۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ہی صحیح معنوں میں اسلامی جماعت ہے۔ ان سے کتب لے کر پڑھیں اور پھر شرح صدر سے احمدیت میں داخل ہوا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نہایت محبت سے، سادگی اور بے تکلفی سے سب سے ملتے ہیں جبکہ افریقہ میں اگر کسی بڑے امام سے ملنے جائیں تو کئی تکلفات برتنے پڑتے ہیں۔ حضور کی سادگی اور محبت دل موہ لینے والی ہے۔

افریقہ میں ہمارے جلسے نیشنل ہوتے ہیں۔ مگر اس جلسہ کی حیثیت عالمی جلسہ کی ہے۔ یہاں ملک ملک کے لوگ آتے ہیں۔ اس جلسہ میں شمولیت سے میرا دل بہت خوش ہوا ہے۔

تمہاری ہر حرکت خدا کے لئے ہو جائے

"اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لگوایئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینیجر)

عکس نما

(پروفیسر محمد ارشد چوہدری)

مصریات

(Egyptology)

ماہرین مصریات ایک عرصہ سے فیصلہ کر چکے ہوئے تھے کہ مصر کے بادشاہ کے تمام مقبرے دریافت ہو چکے ہیں۔ مقبر نمبر ۵ کے متعلق بھی ان کا یہی خیال تھا اور اس مقبرے کو پارکنگ لاٹ (Parking Lot) بنانے کی تیاری کی جا رہی تھی۔ قاہرہ کی امریکن یونیورسٹی کے پروفیسر Weeks چاہتے تھے کہ اسے پارکنگ لاٹ بنانے سے قبل اس کے کوڑے کے ڈھیروں کی اچھی طرح سے تلاشی لے لی جائے شاید ان میں کوئی نوادرات دبے پڑے ہوں۔ چنانچہ جب انہوں نے یہ کام شروع کیا تو ان کے وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ کوڑے کے ڈھیروں کے پیچھے مقبروں کا اس سلسلے کا سب سے بڑا خزانہ چھپا پڑا ہے۔ جس میں فرعون اعظم Ramses II کے شاید تمام بچوں کی لاشیں اور ان سے متعلقہ تاریخی حقائق موجود ہیں۔

کام کے دوران پروفیسر صاحب کی نظر ایک دروازے پر پڑی۔ جو صدیوں سے بند پڑا تھا۔ دروازہ کھولنے پر T Shape کا ایک بر آمدہ ظاہر ہوا جس میں ۴۸ کمرے ہیں۔ یہ دریافت کئی لحاظ سے پہلی دریافتوں سے مختلف ہے۔

(۱) اتنے زیادہ کمرے کسی مقبرے میں نہیں۔
(۲) ان کمروں کا سائز بڑا ہے۔
(۳) یہ واحد مقبرہ ہے جو (T) کی شکل میں ہے۔
(۴) یہ پہلا مقبرہ ہے جو کسی فرعون نے اپنے بچوں کے لئے بنوایا۔ یا پھر ایسے مقبرے اب تک دریافت نہیں ہو سکے۔

(۵) قوی امکان ہے کہ اصل مقبرے نچلی سطح پر موجود ہیں۔

فرعون اعظم کے متعلق اب تک جو تحقیق ہو چکی ہے۔ اس کے مطابق رعمسیس دوم کی آٹھ بیویاں، سینکڑوں لونڈیاں اور ۱۰۰ سے زائد بچے تھے۔ جن میں سے لڑکوں کی تعداد ۵۰ سے زیادہ ہے۔

ممکن ہے تمام لڑکے یہیں پر دفن ہوں اور لڑکیاں کہیں اور۔ فرش پر Cracks اور Slopes سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے نچلی سطح پر بھی اسی قسم کے کمرے موجود ہیں۔ موجودہ سطح کے متعلق تو پورے یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ کسی زمانے میں لوٹ مار کا شکار ہو چکے ہیں۔ لیکن نچلی سطح جس کے دریافت ہونے کا قوی امکان ہے کے متعلق حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

قرآن اور بائبل

قرآن اور بائبل میں فرعون موسیٰ کے حالات کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ پروفیسر Weeks کا خیال ہے کہ بائبل (Exodus, 12:29) اور دیگر بیانات کی تصدیق اس نئی دریافت سے ممکن ہو سکے گی۔ کیونکہ بائبل کے اس بیان کے مطابق فرعون سمیت ہر مصری کا پلوٹھی کا بچہ ایک مخصوص رات کے بارہ بجے مرا تھا اور فرعون کا پلوٹھی کا لڑکا اسی مقبرہ میں موجود ہے۔ پروفیسر صاحب کی یہ خواہش تو شاید پوری نہ ہو سکے کہ اللہ تعالیٰ کے کام عقل و حکمت اور علل و معلولات کے دائروں میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ نہ کہ بائبل کے دیومالائی انداز میں۔ ہاں البتہ قرآنی بیانات کی تصدیق ممکن ہے کیونکہ کسی بھی تحقیق نے آج تک کسی قرآنی بیان کی تردید نہیں کی۔ یہ امر نہ صرف قرآن کے بے خطا اور کلام الٰہی ہونے پر دلیل ہے بلکہ قرآن کے "کتب قیمۃ" ہونے کا ثبوت بھی ہے۔

اندازہ ہے کہ اس نئی دریافت اور اس کے مضمرات دس سے بیس سال تک منظر عام پر آ سکیں گے۔ اور اس کے نتیجے کے طور پر بائبل کا تحریفی ہونا اور قرآن کا غیر تحریفی ہونا مزید کھل کر سامنے آ سکے گا۔

قرآنی آیات میں ایسے نشانات رکھ دئے گئے ہیں جو اپنے اپنے وقت پر اسلام اور قرآن کی صداقت کے گواہ بن کر ابھرتے رہے ہیں اور ابھرتے رہیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مصر کے محکمہ آثار قدیمہ کے افسران اور محقق اس بات کا خیال رکھیں کہ یہ تحقیق مذہبی تعصب اور نفرت کا شکار نہ ہو سکے۔ جیسا کہ Dead Sea Scrolls اور Shroud کے ساتھ ہو چکا ہے۔ اور سرینگر کشمیر میں Tomb Of-Jesus کے ساتھ ہونے کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں۔ مصری حکومت چاہے تو تحقیقاتی ٹیم میں دنیا کے تمام مذاہب کے نمائندگان کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ ایک تو اس لئے کہ Judo-Christian تہذیب بین الاقوامی تہذیبی اور کلچرل اثرات کی حامل ہے اور دوسرے اس لئے کہ تحقیق کا مذہب سے رشتہ توڑنا ضروری ہے۔ جیسا کہ Dr.Weeks ابھی سے مقبرہ نمبر ۵ کی دریافت کو بائبل کی Validity کے لئے ضروری ہے۔ کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ مغرب کے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کا ذکر فرما رہے ہیں۔ ان کا یہ حق ہے کہ اگر اس دریافت سے بائبل کی Validity ثابت ہوتی ہے تو ضرور کریں لیکن انہیں یہ حق حاصل نہیں ہے کہ تحقیق کے جس پہلو کو چاہیں منظر عام پر لائیں اور جس کو نہ چاہیں، نہ لائیں۔ بین الاقوامی نمائندگی اس تحقیق کی اپنی Validity کے محققین بھی مذہبی تعصب سے بالا نہیں ہیں۔ میں بھی مصر کے Department of Antiquities کو لکھ رہا ہوں کہ تحقیق اور علمی دیانت کے تحفظ کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ کیونکہ مقبرہ نمبر ۵ اپنی اہمیت میں سب مقبروں سے بڑھ کر ہے۔ فرعون اعظم کی ۶۷ سالہ حکومت کا ریکارڈ جس میں پہلی مرتبہ شہزادگان کا ریکارڈ بھی شامل ہے بہت ساری علمی مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
041 777 8568
FAX 041 776 7130

مکرم چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام

لندن [نمائندہ الفضل]: مکرم چوہدری محمد علی صاحب کا نام قارئین الفضل کے لئے کوئی غیر مانوس نام نہیں۔ آپ کا بلند پایہ کلام الفضل میں شائع ہوتا رہتا ہے۔ آپ جماعت احمدیہ کے دور حاضر کے شعراء میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ ان دنوں آپ برطانیہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔

۲۱ اگست کی شام محمود ہال لندن میں مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب مضطر کے ساتھ جماعت احمدیہ برطانیہ نے ایک شام کا اہتمام کیا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نصیر احمد صاحب قمر نے کی۔ مکرم چوہدری محمد الیاس صاحب نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے مکرم پروفیسر صاحب کا مختصر تعارف کروایا۔ اور پھر مکرم پروفیسر پرویز پروازی صاحب نے مکرم امیر صاحب کے ارشاد پر مکرم چوہدری محمد علی صاحب پر ان کے کلام کے حوالے سے ایک تعارفی مضمون پڑھا۔ آپ نے کہا کہ، اردو شاعری کی روایت میں دو نام روشنی کے مینار کی طرح روشن ہیں۔ میر تقی میر اور غالب۔ میر تقی میر اپنی دردمندی کی وجہ سے اور غالب اپنی ایجاز آفرینی اور تنوع کے اعتبار سے۔ چوہدری صاحب کے ہاں ان دونوں بڑے شاعروں کی خصوصیات یکجا ہو گئی ہیں۔ ان کے ہاں میر کی دردمندی، غالب کی ایجاز آفرینی کے ساتھ اس طرح گندھی ہوئی ہے کہ انہیں جدا کرنا مشکل ہے۔ ایسی مثالیں ہمارے ادب میں بہت شاذ ہیں۔

انہوں نے کہا کہ میر کو اردو شاعری کا دل اور غالب کو دماغ کہا جاتا ہے۔ چوہدری صاحب دونوں سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔

مکرم پروازی صاحب نے مزید کہا کہ، ہر شاعر کو اس کا لہجہ دوسروں سے ممیز کیا کرتا ہے۔ چوہدری صاحب کے ہاں فلسفی کا لہجہ، شاعر کا برتاؤ، تاریخ دان کا شعور، استاد کی قادر الکلامی اور ایک پکے سچے اور کھرے احمدی کا اخلاص نمایاں ہے اور یہی بس ہے اور جس احمدی شاعر کے کلام میں یہ سب چیزیں نمایاں ہو کر سامنے آ جائیں اسے اور کیا چاہئے۔

اس کے بعد مکرم چوہدری محمد علی صاحب نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ فرمایا۔ اسی دوران سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری نے محفل کو گرما دیا۔ ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مصرعوں کو اٹھایا اور خوب داد عطا کی۔

نماز مغرب تک یہ دلچسپ مجلس جاری رہی۔ نمازوں کے بعد محمود ہال سے ملحقہ سبزہ زار میں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نمائندگان کے اعزاز میں ایک تقریب

(بشیرالدین سامی، نمائندہ الفضل، برطانیہ)

۲۶ اگست ۱۹۹۵ء کو مجلس انصار اللہ برطانیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کی جانب سے ایک مشترکہ تقریب محمود ہال میں منعقد ہوئی۔ جس میں سید احمد یحیٰ، صدر خدام الاحمدیہ نے مکرم محمد احمد صاحب اشرف نائب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان کو خوش آمدید کہتے ہوئے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب موصوف فضل عمر ہسپتال میں فزیشن ہیں اور بحیثیت واقف زندگی مرکز میں متعدد شعبہ جات میں خدمت پر معمور رہے ہیں۔ ان دنوں وہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نائب صدر ہیں۔

اس تعارف کے بعد مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نے پاکستان میں خدام الاحمدیہ کی مصروفیات، کارکردگی اور خدمت خلق کے کاموں کی تفصیل پر بہت اچھے پیرائے میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ قوموں کی ترقی کے لئے کسی ایک نسل کی اصلاح کافی نہیں۔ اس کے لئے مسلسل عمل کی ضرورت ہے تاکہ نسلاً بعد نسل کاموں کی رفتار آگے بڑھتی رہے۔

اس کے بعد محمد اسلم جاوید صاحب صدر مجلس انصار اللہ برطانیہ نے مرکز سے تشریف لانے والے نمائندہ مکرم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر کو خوش آمدید کہا۔ آپ واقف زندگی ہیں اور مجلس انصار اللہ پاکستان کے ایڈیشنل قائد تربیت برائے نومبایعین ہیں اور بطور نمائندہ انگلستان کے جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے ہیں۔ آپ ان دنوں جامعہ احمدیہ ربوہ میں تفسیر القرآن کے استاد ہیں۔

مکرم مولانا صاحب موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اطاعت نظام کی اہمیت اور تبلیغ کے موضوعات پر نہایت ایمان افروز خطاب فرمایا۔ بعد میں مکرم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے دونوں معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اپنے اپنے رنگ میں تربیتی اور تنظیمی امور کے بارے میں ہماری رہنمائی فرمائی۔

دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ
بات کرنے سے پہلے سلام کر لیا کرو

Kenssy
Fried
Chicken

TELEPHONE 539 3773
589 HIGH ROAD,
LEYTONESTONE,
LONDON E11 4PB
PROPRIETOR: MASOOD HAYAT

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ - محمود احمد ملک)

سب سے پہلے ایسے تمام رسائل بھجوانے والوں سے، جو انگریزی یا اردو کے علاوہ کسی اور زبان میں رسائل بھجواتے ہیں، ایک بار پھر یہ درخواست ہے کہ براہ کرم رسالہ میں شائع شدہ مضامین کی مختصر تفصیل اردو یا انگریزی میں بھی لکھ کر ہمراہ بھجوایا کریں۔

آج کے کالم کا آغاز ہم دو ممالک کی ذیلی تنظیموں کے ترجمان رسالوں سے کر رہے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ "خدیجہ" نے خصوصی شمارہ "ہجرت نمبر" شائع کیا ہے جس میں سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ کے اس خطاب کا متن پیش کیا گیا ہے جو حضور نے پاکستان سے ہجرت کے بعد ۳۰ اپریل ۸۴ء کو محمود ہال لندن میں احباب جماعت سے فرمایا تھا۔ اسی طرح حضور انور کی ہجرت کے واقعات A Man of God سے محترمہ امۃ الرفیق لبنیٰ نے ترجمہ کئے ہیں۔ دیگر مضامین میں انبیاء علیہم السلام کی ہجرت کے بارے میں محترم لئیق احمد منیر صاحب کا مضمون بھی شامل ہے جس میں حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرتؐ کی ہجرت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح اسیران ساہیوال کیس کی رہائی کی دلچسپ ایمان افروز روداد محترم الیاس منیر صاحب کے قلم سے اس شمارہ کی زینت ہے۔

★★ مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ نے بھی جلسہ سالانہ برطانیہ ۹۵ء کے موقع پر رسالہ "طارق" کا خصوصی نمبر شائع کیا ہے۔ جس کے انگریزی حصہ میں خدام الاحمدیہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع کی تفصیلی رپورٹ اور اجتماع کے موقع پر حضور انور کی تقریر کا ایک حصہ پیش کیا گیا ہے۔ مجلس کی ریجنل سطح پر ہونے والی سرگرمیاں بھی نمایاں طور پر شائع کی گئی ہیں۔ اسی طرح ۱۷ جولائی کو ہنگری میں مقیم بوزنین پناہ گزینوں کے لئے بھجوائے جانے والے ایک امدادی قافلہ کی رپورٹ بھی شامل ہے جس میں آٹھ خدام ۱۷۰۰ افراد کے لئے اڑہائی ٹن سے زیادہ امداد لے کر ہنگری گئے۔ رسالہ کے اردو حصہ میں محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب کے ذکر خیر پر ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ خدام الاحمدیہ کی تاریخ کے بارے میں مستقل کالم کے علاوہ کئی مختصر مگر دلچسپ تحریریں اور خوبصورت نظمیں شامل ہیں۔

★★ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا مختصر ماہنامہ "الہدیٰ" جولائی ۹۵ء موصول ہوا ہے جس میں حضرت مصلح موعودؓ کی پیشگوئی کے بارے میں مضمون شائع ہوا ہے۔ آسٹریلیا میں جماعتی اور ذیلی تنظیموں کی رپورٹس کارگزاری اور پروگراموں کے اعلانات شائع ہوئے ہیں۔

★★ روزنامہ "الفضل" ربوہ ۳ اگست میں محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر کیا گیا ہے جن کا لجنہ کی ابتدائی ۱۴ ممبرات میں چھٹا نمبر ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی تھیں اور آپؓ سے براہ راست تربیت یافتہ تھیں۔ چوہدری فتح محمد صاحب ناظر تالیف و اشاعت کی اہلیہ تھیں۔ لجنہ کے قیام سے قبل خواتین کی ترقی اور بہبود میں کوشاں رہا کرتیں، سینکڑوں عورتوں کو قرآن کریم پڑھانے کا شرف آپکو حاصل تھا۔ مدرسۃ الخواتین میں بھی زیر تعلیم رہیں۔ لجنہ کے قیام کے بعد نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ صرف ۳۵ برس کی عمر میں ۱۹۲۷ء میں آپکی وفات ہوئی۔

★★ پنجاب میں ہونے والی شدید بارشوں کے باعث دریائے چناب میں طغیانی کی لہر آجانے سے ربوہ کے نواحی علاقے سیلاب کی لپیٹ میں آگئے۔ اس موقع پر صدر صاحب عمومی ربوہ کے زیر انتظام قابل تحسین امدادی خدمات انجام دی گئیں اور سرکاری انتظامیہ کی درخواست پر ان کو بھی جنریٹر، دو موٹر بوٹس، دو کشتیاں اور رضاکار فراہم کئے گئے۔ طاہر آباد اور دارالفضل میں متاثرین کے لئے دو امدادی کیمپ قائم کئے گئے جن میں روزانہ ۱۲۰۰ افراد کو تین وقت کا کھانا مہیا کیا گیا۔ "الفضل" ربوہ ۵ اگست میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق ہنگامی حالت کے دوران خدام الاحمدیہ ربوہ، انصاراللہ ربوہ اور صدر عمومی کے دفاتر ہنگامی بنیادوں پر دن رات کھلے رہے۔ سیلاب کے پانی کو روکنے کے لئے ۴۰۰ خدام اور ۲۰۰ انصار نے دارالیمن میں ۱۲ فٹ اونچا، ۸ فٹ چوڑا اور ۷۰۰ فٹ لمبا ایک بند تیار کیا اور اسے قائم رکھنے کی خاطر دن رات وقار عمل کیا۔ کئی خدام نے مسلسل تین روز تک کام کیا۔

★★ اسی اشاعت میں امریکہ کے مجاہد حضرت صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی کا ذکر خیر محترم مولانا سید احمد علی صاحب نے کیا ہے۔ حضرت صوفی صاحب کو مسلسل ۱۲ سال امریکہ میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ جب واپس تشریف لائے تو اپنے بیٹے کو جسے وہ ۱۲ سال کی عمر کا چھوڑ کر گئے تھے پہچان نہ سکے۔ اسی طرح لمبی خدمات بجالانے والوں میں حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب بھی شامل ہیں جو افریقہ سے ۱۵ سال بعد اور مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور سے ۱۶/۱۷ سال بعد تشریف لائے تو یہی کیفیت انکی بھی تھی۔

★★ اسی اشاعت میں محترم محمد صدیق امرتسری صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں

اہل الفت کی روایات کو تو کیا جانے
عشق کی زندہ کرامات کو تو کیا جانے
یونہی الزام نہ دھر مجھ پہ ریاکاری کا
قلب مجروح کے جذبات کو تو کیا جانے
تو نہ شاعر نہ سخن فہم و سخن ور صدیق
شعر کے رمز و کنایات کو تو کیا جانے

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

لبوں پر جھوٹ، سر ذلت کے عادی
"فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ"
جنہیں غرہ تھا اپنی طاقتوں کا
خدا نے ان کی ہر طاقت مٹادی
انہیں یوں پیس کر سرمہ بنایا
کہ تصویر ممزق بھی دکھادی
رہا اک ذرہ بھی ان کا نہ باقی
مٹے کچھ اس طرح سارے فسادی
کسی کو دار کے تختے پہ کھینچا
کسی کو آب شعلوں کی پلادی
"الا اے دشمن نادان و بےراہ"
سنو آکر "مُنَادِ یًا یُّنَادِیْ"
وہی ہے جس نے خفتوں کو جگایا
وہی ہے جس نے مردوں کو جلا دی
یہاں آکر مری طبع رواں نے
مجھے پھر ایک مطلع کی ندا دی
محمدؐ نے جو تعلیم وفا دی
ہمیں سب یاد ہے تم نے بھلادی
وہ خاکی تھا مگر نور مجسم
وہ امی تھا مگر دنیا کا ہادی
اسی کا فیض ہے جس کے سبب سے
ہمیں حاصل ہوئی یہ خوش نہادی
کہ دشمن نے ہمیں گالی نکالی
پلٹ کر ہم نے اس کو بھی دعا دی
اگر دیوار دشمن نے اٹھائی
تو ہم نے اک اشارے سے گرادی

(ڈاکٹر پرویز پروازی)

احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
ہوائی سفر کیلئے
INDO-ASIA REISEDIENST
کا خدمت کے نئے انداز

دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کیلئے مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں اور
اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کیلئے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں

جلسہ سالانہ قادیان کیلئے P.I.A کی خصوصی پیشکش
بکنگ جاری ہے
۴ افراد پر مشتمل کنبہ کیلئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت

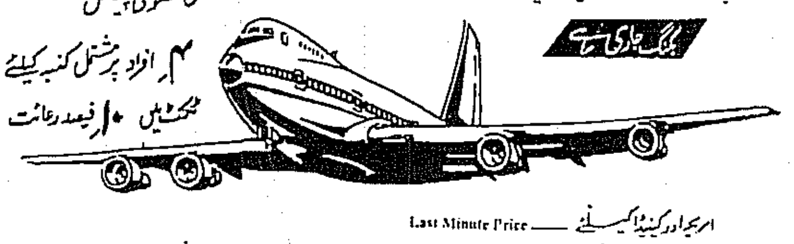

امریکہ اور کینیڈا کیلئے — Last Minute Price
سٹٹگارٹ میونخ ہمبرگ Düsseldorf سے کراچی ab 980,-

عمرہ یا حج کی ادائیگی ہر مسلمان کی دلی آرزو ہے، پاکستان جاتے ہوئے اس اہم ترین سفر کے لئے ہم سے رابطہ کیجئے اور اپنی نشست محفوظ کرالیجئے۔ مسافروں کا آرام ہمیشہ ہماری اولین ترجیح رہا ہے
آپ جرمنی کے کسی بھی ایئرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں
نیز ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست بھی موجود ہے
آپ کی خدمت کے منتظر
منیر احمد چوہدری (ایئرپورٹ سوشیل ڈینسٹ) عبدالسمیع (وینٹے وکیل والے)

Indo - Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8-60329 Frankfurt
Tel. : 069 - 236181

مکتوب آسٹریلیا
دلچسپ خبریں

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

مکڑی کی ممتا

آسٹریلیا کے یوکلپٹس کے جنگلوں میں مکڑی کی ایک خاص قسم پائی جاتی ہے جس کا نام Crab Spider ہے۔ دنیا بھر میں مکڑیوں کی پینتیس ہزار انواع پائی جاتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے۔ اس پر ملبورن یونیورسٹی نے تحقیق کی ہے جو جولائی ۱۹۹۵ء کے رسالہ Nature میں شائع ہوئی ہے۔

یہ مکڑی دوسری انواع کے برخلاف گرمیوں میں انڈوں پر بیٹھتی ہے۔ اور اس کے بچے ابھی اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ خود غذا تلاش نہیں کر سکتے کہ سردیاں آجاتی ہیں۔ چنانچہ ماں موسم خزاں میں اپنے آپ کو موٹا کرتی رہتی ہے۔ پھر اپنے خون (Hyemolymph کو غذائیت سے بھرپور "دودھ" میں تبدیل کرتی ہے۔ پھر اپنا آپ ان کے آگے ڈال دیتی ہے۔ وہ ابھی زندہ ہی ہوتی ہے لیکن بچے اس کا خاص طور پر تیار شدہ خون چوستے ہیں۔ پھر اس کے انڈے، ذوق و شوق سے کھاتے ہیں۔ پھر ماں کی ٹانگیں ان کی بھوک کا مداوا کرتی ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ باقی جسم بھی ان کی نذر ہو جاتا ہے۔ تب تک موسم سرما بہار میں تبدیل ہونے لگتا ہے اور بچے بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ماں خود اپنی قربانی پیش کر کے اپنی زندگی اپنے بچوں کو منتقل کر دیتی ہے۔

محقق ایک ننھی منی مکڑی کی ممتا کے جذبہ پر حیران ہیں جس کا سارا جسم ۹ ملی میٹر اور طبعی عمر ایک سال ہوتی ہے۔ سائنس دانوں نے پتہ کیا کہ جب ماں یہ قربانی پیش کر رہی ہوتی ہے تو بچوں کا باپ کہاں ہوتا ہے تو

معلوم ہوا کہ وہ غریب مادہ مکڑی سے ملاپ (Mating) کرنے کے فوراً بعد ہی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔ گویا ماں باپ دونوں کی بے مثال قربانی کی بدولت ہی ان کی نسل زندہ ہے۔ وہ دونوں ہی تعریف کے قابل ہیں لیکن اصل تعریف تو اس خدا کی ہے جس نے ان کے اندر ایسا جذبہ بطور جبلت پیدا کر دیا۔ جو وہ نسلاً بعد نسل اپنی اولاد کو ورثہ میں منتقل کرتے چلے جاتے ہیں۔ کروڑوں ہی موسم سرما ان پر گزر چکے ہوں گے لیکن ان کے وجود کو مٹانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

اڑن طشتریوں کی حقیقت

اخبار گارڈین لکھتا ہے کہ اڑن طشتریوں کی حقیقت معلوم کرنے کا بخار جتنا مغربی دنیا کو آج کل چڑھا ہوا ہے، اتنا پہلے کبھی نہ تھا۔ ایک پندرہ روزہ رسالہ Fortean Times تو صرف ایسی باتوں کے لئے وقف ہو گیا ہے جن کی سائنسی توجیح ممکن نہیں۔ لوگوں کے ذوق شوق کا یہ عالم ہے کہ تین سال قبل اس کی اشاعت جو صرف تین ہزار تھی اب بڑھ کر چالیس ہزار ہو چکی ہے۔

انٹرنیٹ (Internet) اڑن طشتریوں (U.F.O) یعنی Unidentified Flying Objects پر بحثوں سے اٹا پڑا ہے۔ اس پر یونیورسٹیوں کے پروفیسر تک کتابیں لکھ رہے ہیں جو ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہیں۔ الغرض اڑن طشتریوں پر گفتگو اب ایک دلچسپ مشغلہ بن چکا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مغربی دنیا روحانی رموز و اسرار پر آگاہی حاصل کرنے کے لئے بہت متجسس ہے لیکن وہ مذہب کا رخ اس لئے نہیں کرتے کہ اس کے احکام و قوانین پر عمل کرنا انہیں دوبھر لگتا ہے۔ اس لئے ادھر ادھر سے اسرار روحانی کا علم حاصل کرنے کے لئے کان لگائے بیٹھے ہیں۔

لوگوں کے بڑھتے ہوئے تجسس کو دیکھتے ہوئے اب اڑن طشتریوں پر ایک فلم بھی بن گئی ہے جو اگست میں دکھائی جائے گی۔ کہتے ہیں فلم میں وہ مبینہ منظر بھی شامل ہو گا جس میں دو ایسے مردہ اجسام پر اپریشن کیا گیا تھا جن کی اڑن طشتری نیو میکسیکو کے Roswell Air Force Base کے نزدیک ۴ جولائی ۱۹۴۷ء کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے زمین پر گر کر تباہ ہو گئی تھی۔ ڈاکٹر جن کا اپریشن کرتے دکھائے گئے ہیں ان کی بارہ بارہ انگلیاں تھیں، بارہ ہی ٹخنے، پیاز کی شکل کے جسم اور لمبے سر تھے۔ جو لوگ اڑن طشتریوں کے وجود کو مانتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ امریکہ کی ائر فورس نے اس واقعہ پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ لیکن دوسری طرف ائر فورس والوں کا کہنا ہے کہ اس فلم میں جو کچھ وہ دکھانے کا کہتے ہیں وہ ایک دھوکہ پر مبنی مذاق کے سوا کچھ نہیں۔

اڑن طشتریوں کی حقیقت کے بارہ میں تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ زمین کے علاوہ آسمانی کروں میں بھی چلنے پھرنے والی زندہ مخلوق خدا نے پیدا کی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے "اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے جانداروں کی قسم سے اس نے پھیلایا ہے۔ اس کے نشانوں میں سے ہے اور جب چاہے گا ان سب کو جمع کرنے پر قادر ہوگا (۳۰ : ۴۲) خدا ہی جانتا ہے کہ اس مخلوق کی نوعیت کیا ہے اور یہ اجتماع کب، کیسے اور کہاں ہوگا۔ اس کائنات میں کہیں ہوگا یا قیامت کے روز۔

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA

Muslim TV AHMADIYYA

Programme Schedule for Transmission from London
15th September 1995 - 28th September 1995

Friday 15th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars'-ul-Hadith
12.00	MTA Variety: Bait Bazee Nasirat-ul-Ahmadiyya Pakistan, Mirpur Khas VS Kharian.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 19, Part 1
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon by Hazrat Khalifa-tul-Massih
2.40	Nazm
2.45	"Guldasta"
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes.

Saturday 16th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith - English
12.00	Bosnia Desk: Bosnians with Huzur at Ba'at-ul-Rasheed, Hamburg Germany. 31/5/1995 1st part
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Children's Corner: Children's meeting with Imam Ata-ul-mujeeb Rashid sahib
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: programme from Germany
3.40	Qaseedah.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's programmes

Sunday 17th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith with English Translation
12.00	Eurofile: A letter From London, by: Ameer Jama'at UK
12.30	MTA Variety
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner, "Lets Learn Salat", with Ata-ul-Majeeb Rashid Sahib.
2.00	Mulaqat with Huzoor
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programme

Monday 18th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 19, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe: A Visit To Spain
2.00	Natural Cure: Homoeopathy lesson. (repeat) No. 25
3.00	Nazm
3.05	Dil bar mera yehi hai, By: Ch. Hadi Ali Sahib
3.30	MTA Variety: Programme from Germany
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programme

Tuesday 19th September

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul-Nabi (S.A.W)
12.00	Medical matters with Dr. Mujeeb ul Haq Khan sahib.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 20 Part 1
1.00	MTA News
1.30	MTA Lifestyle: Al Maidah Cooking programme
2.00	Natural Cure: Homoeopathy Lesson (repeat) No. 26
3.00	Nazm
3.10	Canada Speaks: Tech talk
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Wednesday 20th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile: An Interview with Ladies fro Indonesia
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 20 part 2
1.00	MTA News
1.30	MTA Lifestyle: Sewing Lesson
2.00	Quran Class, Tarjumatul Quran Class No. 25
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety
3.30	MTA Variety: Seerat Sahaba of Hazrat Massih-E-Maud (a.s.w). About Hadhrat Mufti Muhammad Sadiq Sahib
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 21st September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Mulfoozat
12.00	Medical Matters: First aid, by Dr. Mujeeb-ul-Haq Khan Sb.
12.30	Learning Languages with Huzur, lesson 21 part 1
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Quran Class: Tarjumatul Quran (repeat) No. 26
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Quiz Programme, Hijri Shamsi - Tabook
3.30	Children Corner: Tarteel-Ul- Quran Lesson 9
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Friday 22nd September

11.30	Tilawat
11.45	Dars -ul-Hadith (Urdu)
12.00	MTA Variety: Bait Bazee Faisal Abad / Kharian.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 21, Part 2
1.00	MTA News
1.30	Friday Sermon by Hazrat Khalifa-tul-Massih
2.40	Nazm
2.45	"Guldasta"
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes.

Saturday 23nd September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith - English
12.00	Bosnia Desk: Bosnians with Huzur at Ba'at-ul-Rasheed, Hamburg Germany. 31/5/1995 2nd part
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Children's Corner: Children's meeting with Imam Ata-ul-mujeeb Rashid sahib
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: programme from Germany
3.40	Qaseedah.
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's programmes

Sunday 24nd September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-ul-Hadith with English Translation
12.00	Eurofile: A letter From London, by: Ameer Jama'at UK
12.30	MTA Variety
1.00	MTA News
1.30	Children's Corner, "Lets Learn Salat", with Ata-ul-Majeeb Rashid Sahib.
2.00	Mulaqat
3.05	Nazam
3.10	M.T.A. Variety
3.45	Qaseedah
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programme

Monday 25nd September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Malfoozat
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 22, Part 1
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe: A Visit To Spain
2.00	Natural Cure: Homoeopathy lesson. (repeat) No. 27
3.00	Nazm
3.05	Dil bar mera yehi hai, By: Ch. Hadi Ali Sahib
3.30	MTA Variety: Programme from Germany
4.00	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programme

Tuesday 26nd September

11.30	Tilawat
11.45	Seerat-ul-Nabi (S.A.W)
12.00	Medical matters with Dr. Mujeebul Haq Khan sahib.
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 20 Part 1
1.00	MTA News
1.30	MTA Lifestyle: Cooking programme Al Maidah
2.00	Natural Cure: Homoeopathy Lesson No. 26
3.00	Nazm
3.10	Canada Speaks: Meeting Our Friends
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Wednesday 27th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Hadith
12.00	Eurofile
12.30	Learning Languages with Huzur, Lesson 23 part 2
1.00	MTA News
1.30	MTA Lifestyle: Sewing Lesson Perahan
2.00	Quran Class, Tarjumatul Quran Class No. 27
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Seerat Sahaba of Hazrat Massih-E-Maud (a.s.w). About Hadhrat Mufti Muhammad Sadiq Sahib
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Thursday 28th September

11.30	Tilawat
11.45	Dars-e-Mulfoozat
12.00	Medical Matters: First aid, by Dr. Mujeeb-ul-Haq Khan Sb.
12.30	Learning Languages with Huzur, lesson 24 part 1
1.00	MTA News
1.30	Around The Globe
2.00	Quran Class: Tarjumatul Quran (repeat) No. 26
3.00	Nazm
3.05	MTA Variety: Quiz Programme, Rabwah
3.30	Children Corner: Yassarnal-Quran No.1
3.50	LIQAA MA'AL ARAB
4.50	Tomorrow's Programmes

Programmes or their timings may change without prior notice. We welcome viewers' comments about the quality of translation of the programmes. "Learning languages with Hazoor". Programmes or their timings may change without prior notice.

Al Fazl International Weekly, London
16 Gressen Hall Road, London SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
TELEPHONE NO. 081-870 8517
FAX NO. 081-870 1095
Vol. 2- Friday, September 15, 1995 No. 37

شذرات

(م-ا-ح)

مولانا شاہ احمد نورانی خلف الرشید مولانا عبدالعلیم صدیقی میرٹھی کا مفصل تعارف ہم اپنے ایک گزشتہ شذرے میں کرا چکے ہیں اور "کہتی ہے ان کو خلق خدا غائبانہ کیا" بھی لکھ چکے ہیں۔ محض یاددہانی کے طور پر عرض ہے کہ ایک مذہبی رہنما کے طور پر یہ بریلویت کے پرچارک ہیں اور ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے جمعیت علمائے پاکستان (نورانی گروپ) کے لال بجھکڑ ہیں۔ سیاست میں جھوٹ بولنا چونکہ ان کی شریعت میں مباح ہے اس لئے ہم اس وقت ان کی دروغ بافیوں کی نشان دہی نہیں کریں گے بلکہ حالیہ واقعات کے بارے میں ان کی بصیرت (یعنی ٹامک ٹوئیوں) کا کچھ ذکر کرتے ہیں کہ ہمارے قارئین کی طبع رسا کے لئے یہ مفرح بھی ہے اور روح افزا بھی۔

گزشتہ چھ ماہ کے دوران ان حضرت سے ایک ہی سوال چار مرتبہ پوچھا گیا اور ہر بار یہ صاحب بہت دور سے مختلف کوڑیاں لائے۔ سوال یہ تھا کہ:

"کراچی میں خونریزی کا ذمہ دار کون ہے"

پہلے تین مواقع پر موصوف نے فی البدیہہ جو جواب ارشاد فرمائے وہ یہ تھے:-

☆ "ہندوستان کی خفیہ ایجنسی "را" کے کارکن کراچی کے فسادات میں ملوث ہیں"۔

☆ "کراچی میں قتل وغارت سب قادیانیوں کا کیا دھرا ہے اور ہمارے پاس اس کے ٹھوس ثبوت ہیں"۔

☆ "کراچی میں مسلمان، مسلمان کا گلا کاٹ رہا ہے"

(اشارہ تھا شیعوں کی عسکری تنظیم سپاہ محمد اور سنیوں کی سپاہ صحابہ کے گلوں کی طرف)

احمدیوں کے بارے میں ٹھوس ثبوت پر سے اٹھنے کے لئے جب ہم نے ان سے التجاء کی کہ "اٹھیں"، اسے ہوا لگنے دیں تاکہ حکومت اور قانون نافذ کرنے والے محکموں کو نظر آسکے اور وہ اس پر ضروری کاروائی کر سکیں۔ تو ہم نے یہ خصوصی اہتمام کیا تھا کہ ہمارے چیلنج والا الفضل انٹرنیشنل کا پرچہ رجسٹرڈ ڈاک سے انہیں بھجوایا جائے۔ ان کے پلے کچھ ہوتا تو بولتے سو اب تک خاموش رہے۔ گزشتہ ہفتے لندن کے فتوحاتی دورے پر یہاں آئے ہیں تو روزنامہ جنگ لندن نے "سوال و جواب" کے لئے انہیں اپنے خصوصی فورم میں بلایا۔ وہاں پھر کسی من چلے نے یہی سوال کر دیا کہ:

"کراچی میں تو آگ لگی ہوئی ہے اور آپ اگراہیوں کے چکر میں یورپ کی سیر کرتے پھرتے ہیں۔ بتائیے کراچی میں قتل و غارت کون کر رہا ہے؟"

اس بار اس دور مار نے بالکل نیا شوشہ چھوڑا۔ فرمایا:

"کراچی کے حالات کے بارے میں اتنا عرض کروں گا کہ بھارتی، امریکی اور یہودی خفیہ ایجنسیوں کا ٹرائیکا مل کر پاکستان کو تباہ کرنے کی سازشوں میں مصروف ہے"۔

(روزنامہ جنگ لندن، ۳۰ اگست ۹۵ء صفحہ ۸)

سائل نے جب اصرار کیا کہ مولانا کھل کر بتائیں کہ یہ ٹرائیکا کہاں ہے، اس کے ایجنٹ کون ہیں، اور جب آپ اتنے وثوق سے انہیں متہم کر رہے ہیں تو ان کے ناموں کی فہرست یا کم از کم اپنی معلومات کا ذریعہ ہی بتا دیجئے۔ تو جواب دیا:

"اس سلسلہ میں ہم نے حکومت سے کہا ہے کہ وہ کچھ کرے۔ دیکھیں اللہ کرے حکومت کچھ کرے"۔

(ایضاً صفحہ ۳)

عجیب بات ہے کہ اطلاعیں یہ دے رہے ہیں، مجرموں کے نام پوچھو تو بتاتے نہیں۔ ان کا یہ رویہ تو مجرمانہ پردہ پوشی کے تحت آتا ہے اور قابل گرفت ہونا چاہئے۔ جب تک یہ اپنی نشان دہی کی انگلی اٹھائیں گے نہیں، اس کے نیچے چھپے ہوئے دہشت گردوں اور قاتلوں کے چہرے کیسے نظر آئیں گے۔ اس وقت تک حکومت بے چاری کیا کرے؟۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت کچھ نہ کچھ ضرور کرے۔ اور اگر کچھ نہیں ہوتا تو کم از کم مولانا کو ہی پکڑ لے اور کسی حیلہ سے ان سے "ٹرائیکا" کا پتہ معلوم کر لے۔ کیا کراچی کے معصوم شہری اسی شرح سے ہلاک ہوتے رہیں گے اور مولانا ان خفتہ معلومات کا پٹارہ چھپائے دیس بدیس کی سیر و تفریح میں مفرور رہیں گے۔

موصیان کرام سے گزارش

رہائش کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے نئے ایڈریس سے مقامی جماعت اور دفتر وصیت کو فوری آگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ اس لئے ایسے موصیان جو پاکستان سے بیرون ملک آئے ہیں فوری طور پر دفتر وصیت کو اپنے نئے ایڈریس سے آگاہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالمسرور چوہدری)

امارت سدا بہار نہیں ہوتی

انڈیا۔ ایک زمانہ تھا کہ نظام حیدر آباد کے پاس اتنی دولت تھی کہ اگر وہ ایک پاؤنڈ کے بدلے ایک ملین پاؤنڈ بھی دے دیتا تو اسے کچھ فرق نہ پڑتا۔ مگر آج کل ٹیکس نہ ادا کرنے کی وجہ سے اس کی بعض زمینوں اور محلات پر حکومت ہندوستان نے قبضہ کر لیا ہے اور بعض کی مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے لوگ زبردستی ان پر قابض ہو گئے ہیں۔ ایک بنکر نے بھی نظام پر کئی ملین پاؤنڈ کا دعویٰ کیا ہے جس کا وہ مقروض ہے۔ ہندوستان کی ریاست حیدر آباد کا وارث پرنس مکرم جاہ بہادر عرصہ ۳۰ سال سے ہندوستان سے ہجرت کر کے آسٹریلیا میں آباد ہے جہاں اس نے ۵ لاکھ ایکڑ پر پھیلا ہوا ایک فارم خریدا ہوا ہے اور بھیڑیں پال کر گزارا کرتا ہے۔

مکرم جاہ بہادر کا دادا میر عثمان علی خان دنیا کا امیر ترین آدمی شمار ہوتا تھا۔ اس کی وفات ۱۹۶۷ء میں ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے پاس اتنے موتی جواہرات تھے کہ لندن کے پکاڈلی سرکس کے گرد بنے ہوئے فٹ پاتھ کو ڈھانپ سکتے تھے۔ مشہور ہے کہ اس نے جنگ عظیم اول کے موقع پر ۲۵ ملین پاؤنڈ برطانیہ کو بطور امداد دئے تھے جس کے عوض اسے "ہز ہائی نس" کا خطاب دیا گیا تھا۔ اس کی زندگی عیش و عشرت کی زندگی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے ہاں گیارہ ہزار ملازم تھے۔ پرنس مکرم جاہ بہادر ہندوستان میں اپنی جائداد کو واگزار کرانے کے لئے ہندوستان کی حکومت پر مقدمہ کرنے کا سوچ رہا ہے کیونکہ بدانتظامی اور غفلت کی وجہ سے اس کی خاندانی دولت آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہے۔ گزشتہ جنوری میں بھارت کی حکومت نے طویل مقدمہ بازی کے بعد ایک جبری حکم کے ذریعہ نظام کے خاندانی ہیرے جواہرات کو ۴۰ ملین پاؤنڈ کے عوض خرید لیا تھا مگر نظام بہت طیش میں ہے اور کہتا ہے کہ حکومت نے اس کی دولت کو کوڑیوں کے بھاؤ خریدا ہے۔ ان ہیرے جواہرات میں ۱۸۵ کیرات (Carat) وزنی یعقوب ہیرا بھی شامل ہے جس کی قیمت انگلستان کی ایک مشہور فرم Sotheby نے ۱۰۰ ملین پاؤنڈ لگائی تھی۔

دوسری طرف نظام کی اس متوقع آمد کے پیش نظر کئی ایک لواحقین نے خاندانی دولت میں سے اپنا حصہ لینے کے لئے رٹ پٹیشن کر رکھی ہے۔ ان رٹ پٹیشن کی تعداد ۸۰۰ کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔

خاندانی دولت میں حصہ کا دعویٰ کرنے والوں میں مکرم جاہ بہادر کا بھائی، اس کا اپنا بیٹا اور بیٹی بھی شامل ہیں جو آج کل لندن میں مقیم ہیں۔

آسٹریلیا میں بھی قدیم باشندوں Aborignies نے مطالبہ کیا ہے کہ فارم کی زمین ان کی ملکیت ہے جو سفید فام لوگوں نے ان سے چھین لی تھی اس لئے یہ زمین ان کو دلائی جائے۔

ماں کے دودھ کا نعم البدل کوئی دودھ نہیں

[چین]: چین میں ماؤں کو اپنی چھاتیوں کے دودھ سے بچوں کی پرورش کرنے کی ترغیب دلانے، نیز اس دودھ کے نعم البدل کے طور پر خشک دودھ جو ڈبوں میں بند کر کے بازاروں میں فروخت کیا جاتا ہے، کی فروخت کو روکنے کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۹۵ء سے ایک قانون نافذ کیا جا رہا ہے جس کی رو سے خشک دودھ کے ہر ڈبہ کے اوپر یہ اعلان درج ہو گا کہ ماں کے دودھ کا نعم البدل کوئی دودھ نہیں ہو سکتا۔

نیز ان ڈبوں پر بچوں کی تصاویر شائع کرنا بھی منع کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح اخبارات، ٹی وی، اور رسالوں میں اس دودھ کے اشتہارات پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ ان قوانین کا اعلان چین کی پبلک ہیلتھ منسٹری اور محکمہ تجارت نے متفقہ طور پر کیا ہے۔

پاکستان میں ایڈز زدہ مریضوں کی تعداد ۴۰ ہزار تک پہنچ گئی

[پاکستان]: عالمی ادارہ صحت کے سائنس دانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ اگر حکومت پاکستان نے ایڈز کی روک تھام کے فوری اقدام نہ کئے تو پاکستان اگلے دس سال میں ایڈز کی ہولناکی کا مکمل شکار ہو جائے گا۔ عالمی ادارہ صحت نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان میں اس وقت ۳۰ سے ۴۰ ہزار ایڈز کے مریض موجود ہیں۔ اور یہ تعداد ایک محتاط اندازے کے تحت ہے جبکہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ملک بھر میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک ہزار سے کم ہے۔ عالمی ادارے نے یہ نشان دہی کی ہے کہ صوبہ سرحد ایڈز جیسے مہلک مرض کی لپیٹ میں سب سے زیادہ ہے۔

خریداران سے گزارش

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد